قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الیٰ جہنم

کافروں کو کہہ دو کہ تم عنقریب مغلوب کیے جاؤ گے آخر جہنم میں پہنچو گے

وہ رسول مصطفےٰ خیر البشر
جسکی برکت سے ہوا شق القمر

حصہ دوم

تائید امین احمدیہ

المعروف

عینک چشم آریہ

جسمیں کل النسخہ خبط احمدیہ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ کا جواب باصواب ہے
جسکو خادم اسلام شہاب الدین چشتی صابری عرائض نویس تحصیل نکودر ضلع جالندھر نے
واسطے افادہ عام تالیف کیا

مطبع آفتاب ہند جالندھر میں منشی برکت علی صاحب مالک و پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپا

الف ۲۵

مطالعہ سے پہلے پڑھیگا

چونکہ بعض صاحبان ہندی الفاظ کے معنی نہیں سمجھتے انکی آسانی کیلئے ہندی الفاظ کے معنے درج ذیل کرتے ہیں۔ مطالعہ سے پہلے انکو پڑھ لیں۔

نمبر	لفظ	معنے	نمبر	لفظ	معنے
۱	پرلے	اہل ہنود قیامت کو پرلے کہتے ہیں پرمیشور سرشٹی یعنی خلقت پیدا کرتا ہے کبھی پرلے کرتا ہے۔	۱۱	سیناچارج، مہیدر، شنکراچارج	وید کے مفسر
۲	سرشٹی رچنا	خلقت پیدا کرنا	۱۲	سویمبر	ایک رسم ہے شرط مقرر کر کے عورت کا بیاہ کیا جاتا ہے شرط جیتنے والا اُس عورت کو لے۔
۳	آدی	ابتداء			
۴	شرتی یا منتر	وید یا کسی اور کتاب کی آیت			
۵	نیوگ	وید کے رو ایک عمل ہے۔ عورت اپنے خاوند کے جیتے جی اور خاوند سے اولاد پیدا کر سکتی ہے لیکن عورت اپنے خاوند کی زندگی میں بباعث معذور ہونے خاوند کے کسی اور سے صرف اولاد پیدا کرے۔	۱۳	آواگون	ایک جون سے نکلکر دوسری جون میں پڑنا جسکو تناسخ بھی کہتے ہیں
			۱۴	پرارتھنا	دعاء
			۱۵	ویاکھیان	وعظ کرنا
			۱۶	آریہ ورت	ہندوستان
۶	یوگ وششٹ	ایک کتاب ہے۔ جو راجہ رامچندر کے گرو نے تصنیف کی۔	۱۷	ودیا	علم
			۱۸	اودیا	بے علمی
۷	مکتی یا مکت	نجات	۱۹	ست	راست
۸	سورگ	بہشت یا خوشی کی جگہ	۲۰	سنسار	جہان
۹	ہوم	آتش میں بوٹیاں جلانا۔	۲۱	پستک	[illegible] یا پوتھی کتاب
۱۰	[illegible]	[illegible]	۲۲	ادیشیہ	مقاصد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی رحمت کامل میں آئے جسکا جی چاہے	نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے
عجب دریا ہے رحمت کے ہو جاری دو عالم میں	محمد مصطفیٰ کا فیض پائے جسکا جی چاہے

ای صاحبان جنکو حق اور حق پسندی سے پیار ہے۔ اُن کے لیے **تائید براہین احمدیہ** المعروف عینک چشم آریاں کا دوسرا حصہ تیار ہے جس پہلو سے دیکھو گے یہی ثابت ہوگا کہ انسان کے لیے نجات جاودانی کا وسیلہ قرآن شریف ہے جسکے مقابلہ میں آریہ ویدکی تعلیم نہایت ہی خفیف وضعیف ہے۔ بلکہ روحانی تعلیم اور معجزہ نمائی میں آریہ وید پرلے درجہ کا نحیف ہے اس حصہ میں نسخہ خبط احمدیہ مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب کا جواب باصواب ہے غور سے پڑھو گے تو ثابت کرو گے کہ پنڈت صاحب کی سب تحریر و تقریر کس طرح مٹی خراب ہے مجھے نہ مرزا صاحب کی کسی طرح رعایت ہے۔ نہ پنڈت صاحب کے ساتھ عناد و بیجا شکایت ہے۔ صرف حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے عام کی خدمت منظور ہے۔ اگر کوئی برا مانے تو اسکا قصور ہے۔

مہربانی کر کے اول سے آخر تک مطالعہ فرمائیے ۔

خاکپائے

نیازمند شہاب الدین ، صابری ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معجزہ شق القمر کے اعتراضوں کا جواب

سوال اُمر لیڈر آریہ۔ خبط صفحہ ۱۔ اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ کہ نبی معجزہ دکھلاتے ہیں۔ چنانچہ محمد صاحب نے چاند دو ٹکڑے کر کے دونوں آستینوں سے نکال دیا۔ سو یہ امر قانون قدرت کے خلاف ہے ایک چیز ہزار میل لمبی چوڑی یا ہزار میل قطر والی چھ انچ یا ایک فٹ کے سوراخ سے نکل جائے اور چاند جو زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ اپنی گردش چھوڑ ادھر ادھر ہو جائے جس سے انتظام عالم میں خلل آ جائے۔ اور سوائے چار شخصوں کے کسی نے نہیں دیکھا۔ نہ کسی تاریخ میں ذکر ہے۔

جواب مرزا صاحب۔ خبط صفحہ ۲۔ یہ اعتراض کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آستینوں سے کیونکر نکل گیا ہے سراسر بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں کا یہ ہرگز اعتقاد نہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستینوں سے نکل گیا تھا۔ اور نہ یہ ذکر قرآن شریف یا حدیث صحیح میں ہے اگر ہے تو کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔

لیکھرام آریہ۔ خبط صفحہ ۴۔ آپنے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی سمجھ کر قرآن یا حدیث کا نام لیکر پیچھا چھوڑایا۔ تو مبارک ہو۔ **قرآن سورہ قمر** اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ترجمہ پاس آ لگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی

ٹال دیں۔ نہیں جادو سے چلا آتا۔

مسلمان۔ سوال مجوب فہمی پنڈت صاحب پر ایسی ختم ہے جسکی مثال سے عقل کے اندھے بھی نہیں آسکتی۔ معترض نے اپنی تکذیب میں بھی اول ہی سوال کا اصل مطلب چھوڑ کر اولٹا جواب دیا ہے یہاں بھی اول سے وہی چال چلے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب نے جو خواہ مخواہ سچی بات کی تردید کرنی شروع کی۔ خداوند کریم نے جو سچ کا حامی اور جھوٹ کا دشمن ہے۔ شروع ہی میں پنڈت صاحب کی عقل ماردی۔ ناظرین خیال فرماویں۔ کہ مرزا صاحب کا جواب تو یہ تھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوکر آستینوں سے نکلنے کا ذکر قرآن شریف یا صحیح حدیث میں نہیں۔ آپنے تو مبارک کی الفاظ کس شیخی سے تحریر کرکے قرآن شریف کی آیت پیش کی۔ کیا یہ آیت پہلے مرزا صاحب کو معلوم نہیں تھی۔ اور کیا اس آیت سے چاند کا آستینوں سے نکلنا ثابت ہوگیا۔ افسوس آپنے ندامت کا کچھ خوف نہ کیا۔ آریہ صاحبان کو چاہیے۔ کہ ایسے عقیل پنڈت کے لیے گورنمنٹ عالیہ میں سفارش کرکے کسی ہائی کورٹ کا جج مقرر کرادیں۔

آریہ۔ مولوی عبدالقادر صاحب حاشیہ قرآن صفحہ ۵۴۵ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر ایک مشرق دوسرا مغرب کو چلا گیا۔ اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر آستینوں سے نکل گیا۔ اور صحیح بخاری ترمذی وغیرہ میں یہی ذکر موجود ہے۔

مسلمان۔ پھر حاشیہ قرآن شریف کے حوالہ سے بھی آپکا مطلب نہ نکلا۔ مواہب لدنیہ ترمذی بخاری صحیح حدیث کا حسب ادعائے مرزا صاحب حوالہ دیا۔ صرف حدیث کی کتابوں کے نام لکھدینے سے حدیث ندارد۔ غرضیکہ ڈوبتی وقت تنکے کا سہارا آپ پر لگانا لازم آیا۔

آریہ۔ سرسید کا یہ سوال تھا کہ شق القمر خلاف قانون قدرت نظر آتا ہے۔ اور اس کو وقوع ہونے سے عالم تباہ ہوجاتا ہے کسی تاریخ میں اسکا ثبوت نہیں۔ اسکا کچھ ثبوت نہیں دیا۔

مسلمان۔ اس سوال کا جواب مرزا صاحب بخوبی دیچکے ہیں۔ اگر آپ وہ سارا مقدمہ درج کرتے تو ناظرین پر واضح ہوجاتا کہ یہ کیسا بیہودہ اعتراض ہے کیا آپکی عقل نے سارے قانون قدرت پر احاطہ کرلیا ہے۔

آریہ - اس معجزہ کے عدم وقوع کے ثبوت میں یہہ ہے - کہ اسکو دیکھکر ابوجہل مسلمان نہوا -

مسلمان - ابوجہل کا مسلمان نہونا عدم وقوع معجزہ کی دلیل نہیں ہوسکتی جبکہ اور ہزار ہا خلقت دیکھکر مسلمان ہوئی - اور انکی شہادتیں موجود ہیں باوجود ضد و عناد کے آجتک یا اسوقت کسی مخالف نے عدم وقوع کا ذکر نہیں کیا جس سے اس کے وقوع کا پورا پورا ثبوت ہے - اگر نہیں مانتے تو آریہ وید بھی الہام پرمیشوری نہیں جسکی ہدایت سے سارا جہان آریہ نہوا -

آریہ - علاوہ براں کسی تاریخ میں اسکا ذکر نہیں - اسواسطے یہہ امر بناوٹی معلوم ہوتا ہے -

مسلمان - پنڈت صاحب تاریخ سے ناواقف ہیں - آگے چلکر آپنے جس جگہ تاریخ فرشتہ پر اعتراض کیا ہے وہاں پیچا جواب دیا جاویگا -

آریہ - نبی صاحب نے اپنی زندگی میں اس معجزہ کا اظہار نہیں کیا - اور نہ اقرار کیا -

مسلمان جبکہ قرآن شریف میں صاف آیت موجود ہے - اور کفارہ کا جادو کہنا ثابت تو پھر اظہار اور اقرار کے کیا معنے -

آریہ - سوائے ادعائے محمدیوں کے کسی تاریخ میں اسکا ذکر نہیں ہے - قرآن بتفرق طور پر زبانی ہا برس میں آیت آیت ہوکر جمع ہوا - اسواسطے غیر متعصب مفسران انکاری ہیں -

مسلمان - اے پنڈت صاحب یہہ آپکی بے علمی اور نافہمی ہے - آنحضرت کی زندگی میں اسلام بہت ملکوں میں پھیل چکا تھا - اور قرآن شریف زبانی و تحریری کل مشتہر ہو چکا تھا معجزہ شق القمر کفار کا چشم دیدہ تھا - کوئی مخالف اس کے عدم وقوع کی نسبت کیونکر کچھہ سکتا تھا - یونہیں کمی اعتراض کرکے کتاب کو طول دینا کیا فائدہ - آنحضرت کے بعد دو تین سو برس تک کسی مخالف کی تحریر دکھلاتے - تو مرد میدان بھی سمجھتے -

آریہ - خط - صفحہ ۱۱ - ایک عیسائی صاحب کی تحریر ہمارے پاس آئی ہے - کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر زمین پر آ جانا کتب تفاسیر سے ثابت ہے - تفسیر فتح الرحمان میں ہے - کہ ایک ٹکڑہ کوہ بوقبیس اور دوسرا قعقعان آیا -

مسلمان - یہہ کوئی آپکے گھر کا چوہا مولوی ہوگا جسنے سوائے آپکے گھر کی چھت کے کبھی کچھہ نہ دیکھا ہو اور آریہ وید کے ملہوں کی طرح گمنام تفسیر فتح الرحمان کی عبارت سے چاند کا دو ٹکڑے ہوکر زمین

پڑنا ثابت نہیں۔ عقل کو داد دیجئے۔ محاورہ کلام کیطرف خیال کیجئے۔ بوقبیس و قعیقعان دو پہاڑ نزدیک نزدیک ہیں۔ چاند مشرق اور مغرب کی سمت پھٹ کر ادہر ہی دونو ٹکڑے دونو پہاڑوں کیطرف ہوگئے تھے نہ کہ اُن پر گر پڑے تھے۔

آریہ۔ خبط صفحہ ۱۳ ادہم ا محدث سو دو سو برس حضرت کے بعد ہوئے۔ محدثین کے چال چلن کا نمونہ کتاب تہذیب التہذیب و کنز العمال میں دیکھو۔

مسلمان۔ ہاں ضرور یہہ کتابیں قابل دید ہیں جنکو ملاحظے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حدیث کمال تحقیقات سے تحریر ہوئی اور معتبر راویوں کی روایت ہی جو آپکے بیاس جی جیسے زمین آسمان کے قلابے ملانیوالے نہ تھے نہ وید کے بھاشیکار شنکر اچارج کے چیلوں جیسے جعلساز تھے۔ جنہوں نے بقول آپکے جوگ الشٹ جعلی بنالئے۔ اور اگر آپنے شنکر اچارج کا اگیانی دکامی ہونا ملاحظہ کرنا ہو۔ تو کتاب جین تت درسن مطبوعہ بمبئی ۱۸۸۴ء مطبع انکسی بھیم سے سراوگ صفحہ ۵۵ نخایت ۶۳ ملاحظہ فرمائیے۔ ہمارے محدثین کے چال چلن کے ساتھہ اُن کے چال چلن کا مقابلہ کیجئے۔

آریہ۔ سال ہجری کے سو سال تک کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ ۱۲۹۵ء صفحہ ۱۰۳۔

مسلمان۔ تحفہ اثنا عشریہ دیکھا آپکا دروغ معلوم ہوا۔ وہاں لفظ تحریر لکھا ہے جسکی جگہ آپنے تصنیف لکھدیا۔ تحریر سے بھی صرف یہ مراد ہے کہ کوئی کتاب حدیث کی یکجا تحریر نہیں ہوئی تھی۔ مختلف طور پر تحریری حدیثیات بہت تھیں۔ ورنہ بعد تو ایکطرف آنحضرت کے وقت میں بھی بہت کتابیں تصنیف ہو چکی تھیں۔ ذرا تحریر و تصنیف کے فرق پر غور کیجئے۔

آریہ۔ حدیثوں کی بے اعتباری پر ہم محدث مسلم کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ حدثنی عفان محمد بن یحیی بن سعید القطان عن ابیہ قال لم نر الصالحین فی شئ اکذب منہم فی الحدیث قال مسلم یجری الکذب علی لسانہم ولا یتعمدون۔ **ترجمہ** ہمنے نہیں دیکھا صالحوں کو کسی میں

[illegible] جو حدیث میں ہیں - اور جاری ہو جاتا ہے جھوٹ اُن کی زبان پر خود بخود اور وہ قصد نہیں کرتے
[illegible] قیاس البتہ قول نبی کے - محدث مسلم کے قول کو آپ نے بالکل نہیں سمجھا - قول مذکور سے حدیث کی
[illegible] جید و حسن ثابت ہے - محدث صاحب فرماتے ہیں - کہ جب ہم کسی کو جو حقیقت میں دروغ گو
ہوتا ہے - نہایت بخت جان کر حدیث دریافت کرتے ہیں - تو اسکی زبان پر بلا اختیار جھوٹ جاری ہو جاتا ہے
جس سے ہمکو ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے - ہم ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حدیث روایت نہیں
کرتے - غرضیکہ حدیث کے جمع کرنے کے وقت جھوٹ اور سچ کے دریافت کرنے کے لیئے خداوند کریم کیطرف
سے یہ ایک معجزہ ظہور میں آتا تھا -

آریہ - سید احمد خان صاحب فرماتے ہیں - کہ اہل اسلام نے دیگر مذاہب کی روایات اپنے مذہب کی تفسیروں
میں داخل کیں - اور بہت لوگ اسوقت جھوٹی حدیث بنایا کرتے تھے -

مسلمان - سید صاحب سچ فرماتے ہیں - اسلام کے جھٹلانے کیواسطے بہت کوتہ اندیش لباس مسلمان
پہنکر جھوٹ کا طوفان جھوٹی حدیث بنائی تھی - مگر محدثین نے جھوٹ اور سچ کی خوب چھان بین کی - علم حدیث
کے پڑھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے - کہ جھوٹی حدیث کو اسلام میں گنجائش نہیں - بعض تفسیروں میں
جو کسی قدر مفسرین کے دھوکہ کھانے سے کسی مخالف کا قول درج ہے - علمائے محققین نے بہت کوشش کے
ساتھ اسکو خارج کر دیا - آریہ ورتی ویدی تفسیروں اور کتابوں کیطرح اہل اسلام کی کتابوں میں انڈ بنڈ نہیں -

آریہ خط - صفحہ ۱۷ - بعض مسلمان یہ بھی کہا کرتے ہیں - کہ اگر شق القمر محمد صاحب کے وقت میں نہیں ہوا
تو انشق ماضی صیغہ کیوں ہے - اور کیوں اسکے معنی مستقبل کے لیئے جاویں - اسکا جواب یہ ہے - کہ قرآن شریف میں
کہیں جگہ ماضی مستقبل کے معنی دیتا ہے - اور واقعات آیندہ بطور ماضی کے بیان کیے ہوئے ہیں - حالانکہ وہاں مستقبل
ہونا چاہیئے چنانچہ سورہ زمر و نفخ فی الصور اور ایسا ہی سات جگہ وہ ہے - حالانکہ یہ تمام واقعات قیامت کو
ہونیوالے ہیں - جو اسطرح بیان ہوئے ہیں جیسے حضرت کے پہلے گزر چکے - اسی طرح انشقت کا لفظ بھی
مستقبل کیطرح ہے - مگر بصیغہ ماضی بیان ہوا ہے - سید احمد خان صاحب ہماری تائید کرتے ہیں -

مسلمان - آپکو قرآنی بلاغت کی بالکل خبر نہیں - پادریوں کے اگلے ہوئے اعتراض کھا کھا کر اوجھ بلتی ہے
اور سید احمد خان صاحب کو پیا جاہی تباتی ہو - حالانکہ ان اعتراضوں کا بارہا رد ہو چکا ہے

آریہ خبط - صفحہ ۱۶ محمد صاحب کا اس معجزہ سے کسی طرح لگاؤ - جو یہ کہتے ہیں - کہ اس آیت مستقبل
بصیغہ ماضی کو جادو کیوں کہا - تو اسکا جواب ہے کہ عربی لوگ عموماً بات چیت کو جادو کہتے ہیں - چنانچہ سورہ
ہود - لئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ہذا سحر مبین - ترجمہ
اگر تو کہے کہ تم اٹھو گے - مرنے کے بعد تو البتہ کافر کہیں گے - کہ کچھ نہیں مگر جادو ہے صریح -

سورہ احقاف - واذا تتلی علیہم آیتنا بینت قال الذین کفروا للحق - ترجمہ جب
سنائی ان کو ہماری باتیں ظاہر - کہتے ہیں - کافر سچی بات کو جب ان تک پہنچتی ہے - یہ جادو ہے
ظاہر

مسلمان - اگر آنحضرت کا اس معجزہ سے لگاؤ نہیں تو گنگا وایو وغیرہ کیطرف اسکا لگاؤ بتلاتے اگنی
وایو کیطرح لگاتے - آیات مذکورہ بالا کو معجزہ شق القمر سے نسبت کرنی نادانی ہے - آیت شق القمر کا
قرینہ عبارت وموقعہ عین ماضی پر دلالت کرتا ہے - جب آپ علم عربیہ سے واقف نہیں - تو آپ کی سمجھ میں
کسطرح آوے - ورنہ قرآن شریف نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے - کیونکہ اگر قیامت کے واقعہ کا بیان ہوتا
تو آیت شق القمر میں آیت کا لفظ جسکا ترجمہ معجزہ یا نشانی ہے نہ ہوتا - قیامت ایک امر واقعہ ہے نہ کسی
نبی کا معجزہ - اور شق القمر تو آنحضرت کی معجزہ سے ہوا - اسیواسطے آیت شریف میں آیت کا لفظ استعمال
ہوا - بلکہ اس آیت سے دیگر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و نبیوں کے ثابت ہیں - کیونکہ جیسا کہ
شق القمر حضرت کے وقت میں وقوع میں آیا - ایسا ہی دیگر نبیوں کے زمانوں میں بھی معجزات وقوع میں آئے
واسطے آیت شریف میں الفاظ سحر مستمر (جادو چلا آتا) استعمال کئے ہیں یعنی کافروں کا یہ کہنا اسی وقت پیدا
نہیں کیا گیا - بلکہ یہ جادو جسے دیگر نبی معجزات دکھاتے رہے ہیں - ابتدا سے چلا آتا ہے - اور جن آیات کا پتہ
حوالہ دیا ہے - ان میں الفاظ سحر مستمر کہیں نہیں - اور اگر یہ کہو کہ آیت کے معنے ہر جگہ معجزہ کے نہیں

تو آپ کا یہہ کہنا بھی غلط ہوگا۔ کیونکہ اول تو آپ اسکے معنے معجزہ مان چکے ہیں۔ اور پھر بھی اگر اِس جگہ
آیت کے معنے معجزہ نہوتا۔ تو الفاظ ان یروا کی جگہ لیسمعو مستعمل ہوتا۔ مگر کیا کہیں تعصب نے پنڈت صاحب کو
ایسا زیر کیا ہے کہ کبھی صاف صاف بیان ماضی کو مستقبل بتلاتا ہے کبھی اس سے بھاگ کر تواریخ کی طرف جاتا ہے۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۲۰ مصنف تاریخ فرشتہ متعصب مسلمان اول درجہ کا مخالف مذہب ہنود تھا ایسے
جفاکیش کی بات قابل اعتبار نہیں۔

مسلمان۔ معجزہ شق القمر کا ثبوت تاریخ فرشتہ مقالہ یازدہم سے بخوبی ہوتا ہے۔ سوائے اسکے تاریخ فضلی
وسوانح حرمین و تحفۃ مجاہدین میں اُن راجاؤں کا ذکر ہے۔ جو اس معجزہ کو دیکھکر مشرف باسلام ہوئے
مصنفان تواریخ کو متعصب کہنے سے آپکی گردن پر سے بوجھ نہیں ٹل سکتا۔ تاریخ فرشتہ کی معتبری
کے علمائے یورپ بھی قایل ہیں۔ پھر طرفہ یہہ کہ مطلب کیوقت معتبر سمجھکر آپنے اسی خبط کی صفحہ
۲۵ حاشیہ پر تاریخ مذکور کا حوالہ دیکر اپنا وقت نکالا ہے۔ واضح ہو کہ پنڈت صاحب نے تاریخ فرشتہ کے
مقالہ یازدہم کی کسی قدر عبارت نقل کرکے حسب ذیل اعتراض نکالے ہیں جنکو ہم مختصر درج کرکے رد کرتے ہیں

آریہ۔ نام اُس حاکم کا سامری تھا۔ فقراء کی زبانی سنکر ملیبار میں مسلمان ہوا۔ بندر قندریہ میں فوت
ہوگیا۔ ہجرت سے دوسو سال گذر چکے تھے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ سامری نے خود شق القمر دیکھا۔ عرب میں گیا
محمد صاحب کی زندگی میں مسلمان ہوا۔ اس مصنف کے بیان میں اختلاف ہے۔ اسواسطے دونوں
میں سے ایک واقعہ بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔

مسلمان۔ یہہ دونو بیان فرشتہ نے تحفۃ مجاہدین سے لئے ہیں۔ اگر آپ دونو تواریخوں کا
مطالعہ کرتے۔ تو یہہ حیرانی نہ ہوتی۔ دو روایت مختلف نہیں بلکہ دو مختلف واقعہ کی نسبت ہیں۔ ایک
روایت سامری اول کے بارہ میں ہے جسنے خود زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بچشم خود معجزہ شق القمر
دیکھا۔ اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اور اپنے دفتر میں واقعہ شق القمر درج کرایا
اور ایک روایت سامری ثانی کے قایم مقام یعنی اسکی اولاد میں سے دوسری سامری کی بارہ میں ہے۔ کیونکہ سامری ہی حاکمان

ہیں ایک ہی نام کئی پشت تک جاری رہتا ہے۔ سامری دو صدی نے اپنے جد امجد کی تصنیف
اپنے دفتر میں لکھی اور بعد وفات آنحضرت کے مسلمان ہوا۔

آریہ۔ سامری کسی ہندو کا نام نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ نام یہود و نصاریٰ کا ہے۔

مسلمان۔ شاید ابتداء پیدائش سے کل ہندوستان کے ہندوؤں کی فہرست آپکے پاس ہوگی جس سے
ثابت ہوا کہ سامری ہندو کا نام نہیں ہوتا۔ آپکو چاہیے تھا کہ وہ فہرست کتاب سامری ہی شائع کر
اپنے قول کے ثبوت میں لاتے مگر یہ آپکا محض جھگڑا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کے نام ہر مذہب سے ملتے ہیں۔ مثلاً حسین
تھو و شادی وغیرہ مسلمانوں سے۔ ... تھل ... وغیرہ چوہڑوں سے۔ ... وغیرہ چماروں سے۔ بنسی
دھرنا وغیرہ یہودیوں سے۔ بھیم سین چندر سین وغیرہ نصاریٰ سے۔ علاوہ ازیں ہر زمانہ میں ناموں کا
تغیر و تبدل رہتا ہے۔ جو نام آج سے سو سال کے تھے۔ وہ اب نہیں۔ پہلے باپ دادوں کے نام چھجو چھیت
وغیرہ تھے۔ اب کسی ہندو کا نام ایسا نظر نہیں آتا۔

آریہ خبط صفحہ ۲۔ تاریخ فرشتہ تحفہ مجاہدین کی نقل ہے۔ کہ جو مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے
کے لیئے بنائی گئی ہے۔

مسلمان۔ تحفہ مجاہدین میں تاریخی طور پر **شق القمر** کا ثبوت ہے اور معجزہ شق القمر کا اس میں درج ہونا
جہاد سے کچھ نسبت نہیں رکھتا۔ اور نہ انہیں جہاد کی ترغیب ہے کسی یہ تاریخی ثبوت غیر معتبر تو ہو سکتا ہے
آپکے نزدیک تو قرآن شریف بھی جہاد کی ترغیب دلاتا ہے۔ پس آپ کو تحفہ مجاہدین کی طرف اشارہ کی ضرورت
تھی صرف اتنا ہی کہہ کر پیچھا چھڑا لیتے کہ قرآن شریف میں جہاد کی ترغیب ہے۔ اس میں معجزہ شق القمر کا
درج ہونا غیر معتبر ہے۔ افسوس کہ آریہ وید جو خیالات کا مجموعہ ہے اور جس کی نسبت کچھ بھی شہادت
نہیں ملتی۔ اور جسکے الہامی ہونے کی مختلف روایات ہیں۔ کوئی برہما جی کے سر پر منڈھتا ہے۔ کوئی اگنی وایو
انگرہ کے۔ ان کے پیش قرآن شریف جیسی مستند اور تاریخی طور پر معتبر کتاب پر اعتراض کریں اور تاریخ
کے فکر میں ہیں۔

آریہ ۔ حفظ صفحہ ۲۵ ۔ اب ہم بطور مشتے نمونہ خروارہ ۔ مسلمان علماء کا تعصب اندرونی دکھلاتے ہیں ۔ سرا ہندوستان شیخ سعدی شیرازی کی ناحق پسندی کو سب سے پہلے طشت بر بام کرتے ہیں ۔ انصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں ۔ باب ہشتم بوستاں کی آخری حکایت سفر ہندوستان ضلالت بت پرستان۔

بتی دیدم از عاج در سومنات — مرصع چو در جاہلیت منات
طمع کردہ رایان چین و چگل — چو سعدی وفا زان بت سنگدل
فرو ماندم از کشف این ماجرا — کہ جی جمادی پرستند چرا
بہین برہمن راست ودم بلند — کہ اے پیر تفسیر استا و زند
جز این بت کہ ہر صبح زینجا کہ ہست — برآرد بہ یزدان دادار دست
شبی ہمچو روز قیامت دراز — مغان گرد من بی وضو در نماز
کشیشان ہرگز نیازردہ آب — بغلہا چو مردار در آفتاب
مغان تبہ رای ناشستہ روی — بیامدند از در و دشت و کوی
من از غصہ رنجور و از خواب مست — کہ ناگہ تماثیل برداشت دست
شدم عذر گویان بر شخص عاج — بکرسی زر کوفت بر تخت ساج
بتک را یکی بوسہ دادم بدست — کہ لعنت برو باد و بر بت پرست
بتقلید کافر شدم روز چند — برہمن شدم در مقالات زند
پس پردہ مطرانی آذر پرست — مجاور سر ریسمانی بدست
کہ ناچار چون در کشد ریسمان — برآرد صنم دست فریاد خوان
بہند آمدم بعد از آن رستخیز — وز آنجا براہ یمن تا حجیز

محمود غزنوی سعدیؒ سے پہلے مر چکا تھا ۔ اور محمود نے اپنے گیارہویں حملہ میں سومنات کو تباہ کردیا تھا ۔ بلکہ مورتی کو اٹھا کر غزنی میں لیگیا تھا ۔ اور بعد ازاں آجتک وہاں کوئی مندر نہیں بنا

پس سعدی کی تحریر سراسر دام تزویر ہے۔

مسلمان۔ یہ آپکا اعتراض بطور سد الباب ہے کیونکہ شیخ صاحب کی کتاب میں معجزہ شق القمر کا بیان ہے۔ ؎ چو عزمش برانگیخت شمشیر بیم ۔ بہ معجز میان قمر زد دو نیم ۔ دیکھو بوستان چھاپی جو تخمیناً سات سو سال سے تصنیف ہو چکی ہے۔ آپنے اپنے بے تاریخی ثبوت ٹالنے کے لیے شیخ صاحب پر یہ اتہام لگایا ہے۔ اور ایسے ریفارمر سچے آدمی کو جھوٹا بنایا ہے۔ جسکی سچائی پر ہر مذہب کے علماؤں کا اتفاق ہے اے ناظرین پنڈت صاحب نے جو شیخ صاحب کے جھوٹا بنانے میں بکواس کیا۔ اسکو ملتفت بزم اپنے ہیں۔ اور انصاف آپ پر چھوڑتے ہیں۔ سومنات شہر کا نام ہے اور وہ بسبب اس بت کے جسکا نام سومنات تھا اور جسکو محمود نے توڑا مشہور ہے۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ سوائے بت سومنات کے اسجگہ اور کوئی بت یا مندر نہو جس حال میں بت پرستوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے ٹھاکر دوارے اور بہت سے بت موجود ہوتے ہیں۔ پس سعدی نے خاص اس بت کا جسکو محمود نے توڑا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اسکا بیان ہے کہ ع بتے دیدم از عاج در سومنات۔ یعنی شہر سومنات میں مینے ایک بت دیکھا۔ اور علاوہ ازین پنڈت صاحب کا یہ کہنا کہ اب تک وہاں کوئی مندر نہیں بنا۔ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ حالانکہ اب وہاں بہی بھاری مندر موجود ہے۔ دیکھو غرائب نگار صفحہ ۳۸ و ۴۸ مطبوعہ مطبع اکمل المطابع دہلی۔ اس بھلے مانس پنڈت کو اپنے خاص ملک کی نسبت جھوٹ بولتے کچھہ شرم نہیں آتی۔ کیا محمود وہاں پہرہ بٹھا گیا تھا۔ کہ آئندہ یہاں کوئی بت نہ بنے۔ اور کیا وہاں کے پجاری جنہوں نے بت بنا کر اور دام تزویر پھیلا کر ہندوستان کے کل راجاؤں کو لوٹ کھایا تھا۔ بغیر بت نا[illegible] سکتے تھے۔ ہاں البتہ پہلے بت نہایت قیمتی تھا پہر محمودی حملہ کے بعد وسط درجہ کا بنا پہر اسکو الغ الپیانی نے اور ٹکڑہ بنایا۔ دیکھو تاریخ مذکور صفحہ ۴۸۔

پس ثابت ہوا کہ پنڈت نے جسقدر زور شیخ صاحب کے جھوٹا بنانے میں صرف لگایا ہے سو وہ بالکل نکما ہے

آریہ (عاج) یعنی ہاتھی دانت کا بت بنانا ہندوؤں کے منع ہے

مسلمان۔ ہندوؤں کی جس کتاب میں ہاتھی دانت کا بت بنانا منع ہے۔ اسکا حوالہ معترض نے نہیں دیا

تو الحمد سے کہاں ثابت ہے ... یہ تو نہیں ... کہ بینا معترض کو بھی نہیں کرتا۔ بالفرض اگر ثابت بھی ہو تو شیولنگ
مورتی ... جسکو شیخ صاحب انوار د سافر تاج سمجھے۔

آریہ۔ ... بت کے ہاتھ پاؤں لکھے ہیں۔ حالانکہ وہاں شیولنگ تھا۔ شیولنگ کی مورتی کے
ہاتھ پاؤں نہیں ہوتے۔ دیکھو مورتی پوجا کی پستک مصنفہ پنڈت رام لعل

مسلمان۔ شیولنگ کی مورتی کے ضرور ہاتھ پاؤں وغیرہ نہیں ہوتے۔ مگر کتاب مذکور سے یہ
بالکل نہیں پایا جاتا۔ کہ سومنات شیولنگ کی مورتی تھی۔ اور اسکے ہاتھ پیر نہیں تھے۔ اپنی خط کے
حاشیہ میں آپنے بہت زور لگایا ہے کہ سومنات شیولنگ کی مورتی تھی۔ مگر بالکل بلا دلیل
حالانکہ شیولنگ کی مورتی ہر ایک مندر میں ہوتی ہے۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے کل
راجگان اپنے شہروں کے شیولنگ چھوڑ کر۔ سومنات کے شیولنگ کی منت زیادہ کرتے۔ بلکہ انکے
اس فعل سے یہ صاف عیاں ہے کہ وہاں ایک خاص قسم کی مورتی تھی۔ جو انکے شہروں کے مندروں میں
نہیں تھی۔ اور علاوہ بریں آئے سومنات کے اور بہت سے بت تھے۔ چنانچہ شیخ صاحب ایک چھوٹے بت کا
ذکر کرتے ہیں۔ اور اکثر مندروں میں ہاتھ پاؤں والے بت ہوتے ہیں۔ بھلا صاحب جب آریہ ویدنے
پرمیشور کے ہزار ہا ہاتھ پاؤں بتلائے تو ویدی برخورداروں کو کسی بت کے ایک دو ہاتھ پاؤں بنانے کیا تعجب۔

آریہ۔ پوجاریوں کو ہیر تفسیر استاذ زند لکھا ہے۔ حالانکہ یہ ہندوؤں کے مذہب کی کتابیں نہیں بلکہ پارسیوں
کی ہیں۔

مسلمان۔ یہاں آپکی ساری علمیت اور عاقبت اندیشی بھی قابل تعریف معلوم ہوئی۔ حالانکہ شیخ صاحب
اسکو خود برہمن کہتے ہیں اور عرب میں جو بت پرست اپنے مذہب کی کتابوں کا عالم ہو۔ اسکو ہیر
تفسیر و استاذ زند کہتے تھے۔ اسی محاورہ پر شیخ صاحب نے بھی کہا۔ یعنی اسکی تعریف کرتے ہیں۔ کہ تو ایسا
ہے۔ جیسا ہیر تفسیر استاذ زند۔ شیخ صاحب نے بت پرست کو اپنے ملک کے آتش پرست سے تشبیہ دی۔

آریہ۔ بت کے ہاتھ کا چومنا۔ یہ امر بالکل مذہب ہنود کے رو سے ممنوع ہے۔

مسلمان - اس مخالفت کا آپنے کسی کتاب سے حوالہ نہیں دیا - اور علاوہ برین بت کی ہاتھ کو
شیخصاحب نے جو مذہب ہنود سے ناواقف تھے بوسہ دیا - جیسا کہ وہ فرماتے ہیں

بتکہ یکے بوسہ دادم بدست کسی ہندو نے بوسہ نہیں دیا -

آریہ - پوجاری لوگ نہ نہانے والے حالانکہ معاملہ برعکس ہے - پوجاری کیواسطے علی الصباح
نہانا فرض ہی کنشتیش سپیدان صبح کو کہتے ہیں - جسکو ہر ایک ہندو کا آدمی جانتا ہی -

مسلمان - پوجاری لوگ ساری خدائی کے دروغ ہوتے ہیں اگر نہاتے بھی ہیں تو ایک جو پانی
بدن پر ڈالکر کپڑا پھیر لیتے ہیں جسے اگر بدن کے کسی حصہ کو پیاری لگی ہو وے - تو سارے بدن کو لگ
جاتی ہے - اور اگر وہ نہاتے بھی ہیں تو صبح کو نہاتے ہیں - شام تک انکا بدن گرمی پوجا کیوقت چراغ
وغیرہ جلانے سے غلیظ ہو جاتا ہی - چنانچہ شیخصاحب بھی رات کا ذکر کرتے ہیں - شبے بصد روز قیامت دراز
مغان گرد من بے وضو در نماز - اور اسی واسطے شیخصاحب نے کنشت سے تشبیہ دی ہی - فارسی میں کنشت
غلیظ کو کہتے ہیں -

آریہ - یزدان دادار کے آگے بت کا ہاتھ دھونا - یزدان کے ماننے والے بھی آتش پرست ایرانی مرنکہ
ہندو لوگ -

مسلمان - فارسی میں یزدان خدا کو کہتے ہیں - یہاں شیخصاحب نے ہندی زبان کا لفظ استعمال کیا ہی آپ
علمیت کو چھوڑ جاہلانہ چال چلتے ہیں - جسقدر آپنے اعتراض کیئے آپکی لغویت پر قیاس ہی -

آریہ - بے وضو نماز میں جانیوالے حالانکہ یہ بھی صفت اسلام ہی (تیمم)

مسلمان - اسلام میں اشد ضرورت کیوقت جبکہ پانی نہ ملتا ہو - یا کوئی ایسا آزار ہو جسکو پانی سے
نقصان پہنچے - تیمم کرنا جاہی - نہ ایسا کہ کنواں پانی کا بھرا ہوا اور بدن پر ایک چلی ڈالا جاوے - اور ہوئے
مجبر کے تادونادہ کے نہانے کے بجائے پانی ہاتھ پاؤں سے چھو یا نہ جاوے -

آریہ - ایرانی مسلمان کو ہندوستان کے مندروں نے پوجاری برہمنوں نے نہ پہچانا - بلکہ برہمن جانا

[illegible]

مسلمان - ہم پہچاننا کوئی ضروری نہیں - آپ اگر بائسکوپ کے تھیٹر میں جو تھیٹر کا تماشا کرتے ہیں
تشریف لیجاتے - تو آپکی دہری شادی ہی دیکھ کر آپکو بھی وہ ضرور اپنے بیاہ کے تصور کریں گے اور اگر
شخص ہے کوئی پہچان ہی لیا ہوگا - تو یہ سمجھتے ہیں کہ اسکو اپنے وہم سزا دیں پہنانے کی خاطر خاموشی اختیار
کر رکھی ہوگی -

آریہ - شیخ سعدی کا سومنات سے ہندوستان میں آنا اور وہاں سے یمن میں اور وہاں سے حجاز چلا جانا بالکل
خلاف واقعہ ہے - شاید اسوقت بحیرہ عرب یا بحر الہند یا خلیج فارس نہ ہونگی - یکبارگی کود کر ہندوستان سے
یمن میں چلا جانا بناء فاسد ہے - یہ حکایت اسواسطے بوستان سرکاری مطبوعہ لندن سے برخلاف واقعہ
ہونیکے سبب نکالی گئی -

مسلمان - ناظرین غور فرماویں - کہ پنڈت کیسا بیوقوف ہے - اگر کوئی شخص کہے - کہ میں ہندوستان سے
انگلستان گیا - تو اسکی نسبت کہا جا سکتا ہے - کہ وہ کود کر چلا گیا - ہرگز نہیں - پس ایسا ہی شیخ صاحب کا سومنات سے
ہندوستان کو آنا اور وہاں سے یمن کو چلے جانا اُس کے جھوٹ کو کیونکر ثابت کرتا ہے - کیا ہندوستان سے
آدمی یمن میں نہیں پہنچ سکتا - اور بوستان سرکاری سے حکایت مذکورہ بسبب خلاف واقعہ ہونیکے
نہیں نکالی گئی - بلکہ اختصار کیواسطے سوائے حکایت مذکور کے اور بھی بہت سی حکایات درج نہیں کریں
اسے ناظرین - اس پنڈت نے جسقدر شیخ صاحب کی نسبت جھوٹ بولا - وہ آپ پر ظاہر ہو گیا - یہ آریہ ناحق
جھوٹ بک بک کر دوسروں کو غلطی میں ڈالنا چاہتا ہے - اور نہیں شرماتا -

آریہ خبط صفحہ ۲۹ - اسی طرح واقعات سکندر کو بھی مسلمان مورخوں نے نہایت غلط بیان کیا ہے
اور وجہ یہی قرآن کی بناء فاسد ہے - اور قرآن بھی اسی امر کی تائید کرتا ہے - جیسا کہ سورہ کہف میں تمام دنیا
کا فتح کرنا مشرق سے مغرب تک پہونچنا سد سکندر بنانا - سورج کا چشمہ گلے میں ڈوبنا یاجوج ماجوج کا واقعہ ہے

مسلمان - سکندر کا قصہ مسلمانوں نے بہت ٹھیک بیان کیا ہے - مگر قرآن شریف میں اس سکندر کا ہرگز

ذکر نہیں - بلکہ ذوالقرنین کا ذکر ہے - آپکے اس اعتراض کا جواب ہم اس کتاب کے اول حصہ میں دے آئے ہیں

آریہ - شق القمر کے عدم وقوع کی نسبت دو پورانے فیصلے اکبر بادشاہ کے وقت ہو چکے ہیں

مسلمان - مصنف دبستان مذاہب آتش پرست تھا - اور مسلمانوں کا سخت مخالف - اسکی تحریر قابل اعتبار نہیں ہے - اسنے اسلام پر بہت جھوٹی تہمتیں لگائی ہیں - اور آپکی طرح تعصب کی آگ میں جلتا ہے پس اسکی تحریر کا حوالہ دینا آپکی سراسر نادانی ہے -

آریہ - خبط صفحہ ۳۵ - قرآن و پوران کے واقعات بالکل مساوی ہیں - ہاں سچی ہیں پوران اگرچہ قرآن پر حاوی ہیں مگر وہ نہیں تو بھی مساوی ہیں اسکا دعوی نہیں - معجزہ شق القمر محمد صاحب کے بعد ان سے عزت بڑھانے کے واسطے منسوب کیا گیا -

مسلمان - قرآن شریف کو جسمیں صرف ایک خدا کی پرستش کا حکم ہے - اور بتوں اور مخلوق پرستی کی مذمت ہے - پورانوں کے برابر جنمیں مخلوق پرستی کی تعظیم ہے کہنا تعصب کی آگ میں جلنا ہے - قرآن شریف میں جو قصص درج ہیں وہ بالکل راست اور خدائے واحد کی پرستش کیطرف مائل کرنے کیواسطے عبرت انگیز ہیں اور پورانوں کے قصص مخلوق پرستی کیطرف صریح ترغیب دینے والے ہیں - یہ پورانوں کے مصنفوں کا قصور نہیں بلکہ بھید ویدی پرمیشور کا قصور ہے جسکی بنیاد پر پورانوں کا ظہور ہے - اور معجزہ شق القمر حضرت کے بعد حضرت سے منسوب نہیں کیا گیا - بلکہ آیت شریف سے صاف عیاں ہے کہ شق القمر حضرت کے معجزہ سے ہوا - پھر بعد میں منسوب کیا جانا کہنا سوائے ہٹ دھرمی اور بے شرمی کے اور کیا ہو سکتا ہے - چونکہ مخلوق پرستی کی بنیاد ویدکی بنا فاسد پر ہے اور وید کی تفسیروں کے اختلاف کی وجہ سے اسکو خالی از مخلوق پرستی بنانا محض تکلف اور نکما ہے پس کوئی واضح دلیل اسکی منجانب اللہ ہونیکے سبب ہمکو اسکا الہامی کہنا واجب نہیں ہے -

آریہ - خبط صفحہ ۳۶ - معجزات محمدیہ کا ذکر حدیثوں میں ہے - قرآن میں نہیں کوئی حدیث زمانہ محمدی میں نہیں لکھی گئی - دیکھو تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتادونہم

مسلمان - قرآن شریف میں آنحضرت کے معجزات کا ذکر موجود ہے - جو ہم اس کتاب کے پہلے حصہ میں

دکھلائی گئی ہیں۔ اور تغیر حدیث کے بارہ میں بھی اس کتاب کے اسی حصہ میں پہلے ذکر آئے ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپنے یہ اعتراض کرنیکا آریوں سے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ وید مصنفوں کے ہاتھ کا لکھا ہوا یا ان کے بعید وقت کا تغیر شدہ وید دکھلاتے تو یہ اعتراض کچھہ وقعت بھی رکھتا۔ اب تو آپکا یہ اعتراض بباعث نہ تغیر ہونے وید کے ویدی پرمیشور کا اعتبار کھوتا ہے بلکہ یہ اعتراض سنکر ویدی مصنف کسی جنگل میں پڑا ہوا روتا ہوگا۔

آریہ۔ تبلیغ نبی اور لوٹ گھسوٹ بے شک تھی۔ ۱۸ واقعات لوٹ گھسوٹ میں خود بدولت تشریف فرما ہوئے۔ دیکھو کتاب شوکت اسلام مطبوعہ مطبع نظامی ۱۳۲۸ھ

مسلمان۔ آپنے واقعات جنگ کو جو اشاعت اسلام میں خارج ہونیوالوں سے ہوئے۔ لوٹ گھسوٹ سے نامزد کیکے ناواقفوں کو دھوکہ دینے کے لئے کتاب کا حوالہ دیا۔ ورنہ اسلام کسی ملک میں بھی تلوار کے ذریعہ سے نہیں پھیلا۔ اگر آپ کو تاریخ کی واقفیت ہوتی تو آپ کو یہ بیماری کبھی نہ ہوتی۔ جسکے غلبہ سودا سے آپ بار بار کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اب بھی اگر آپ مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ صاحب فیلو آف یونیورسٹی الہ آباد کا مضمون اشاعت اسلام مطبوعہ ۱۹۰۵ء مفید عام آگرہ کا کوئی حصہ ملاحظہ فرمائیں تو آپکی یہ بیماری بالکل رفع ہو جاوے۔ صاحب موصوف نے یورپین علماء وعربی وچینی معتبر سیاحوں کی تواریخوں سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہر ملک میں اسلام نرمی اور ہدایت سے پھیلا۔ اور برکت ہدایت محمدیہ سے بت پرست و عیسائی و یہودی فرمانروائے اپنے اپنے ملک میں مع رعیت اسلام قبول کرتے رہے ہندوستان میں صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی اگر بزور شمشیر اسلام پھیلا یا ہوتا۔ تو کل ہندوستان مسلمان ہوتا۔ اور ہندوؤں کا نام و نشان نہ رہتا۔

آریہ۔ کسی مخالف نے قرآن یا حدیث کے واقعات کا امر واقعی ہونا اپنی تصانیف میں ذکر نہیں کیا نہ کوئی شہادت قرآن سے ملتی ہے۔ حضرت زیاد وغیرہ ہمیشہ منکر اور انکے دعویٰ کی تردید کرتے رہے

دیکھو کشف اللغات و غیاث اللغات ردیف (ز) معنی زیاد۔

مسلمان - مخالف کی آنکھ میں تو گل بھی خار ہوتا ہے - تاہم حدیث یا غیر متعصب مخالفین نے قرآن شریف کے واقعات پیشینگوئیاں ہی ہیں کبھی کسی مخالف نے قرآن شریف کے واقعہ کو غیر واقعہ ہونا بیان نہیں کیا - زیاد ایک شخص منکر اور مخالف اسلام تھا جس کو آپ نے ادب سے بلفظ حضرت لکھا ہے - آپ کو چاہئے تھا کہ اپنے حضرت زیاد صاحب کی کوئی تحریر یا تصنیف دکھلاتے - جہاں اس نے قرآن شریف کے واقعات کو غیر واقعہ لکھا تھا - لغات میں تو کہیں زیاد کی انکاری تحریر تک کا ذکر نہیں آپ نے محض ہمہ دانی جتلانے کے لئے حوالہ دیا - قرآن شریف خود اپنے واقعہ کو اصلی بتانے کی شہادت دیتا ہے مگر آپ اندھی آنکھ مردہ دل کب دیکھ سکیں -

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

آریہ - الف لیلہ - انوار سہیلی - گلستان وغیرہ قرآن سے کم شہرت یافتہ نہیں - بلکہ قرآن سے بڑھ کر محفوظ ہیں -

مسلمان - یہ تو ہر ایک عقل سے ادنیٰ تک جانتا ہے کہ قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی کتاب محفوظ نہیں - اور نہ شہرت یافتہ - یہ اعتراض سراسر لچر ہے - ہاں البتہ یہ کتابیں شہرت میں اور محفوظ ہونے میں آریہ وید کے ضرور سبقت رکھتی ہیں کیونکہ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں جہاں یہ کتابیں نہ ہوں لیکن آریہ وید کا یہ حال ہے بڑے شہروں میں اپنا ایک نسخہ بھی نہیں رکھتا - اگر کہیں ہے تو سنسکرت کی پورانی گودڑی میں چھپا بیٹھا ہے -

آریہ - عثمان کی مہربانی سے چہارم حصہ قرآن کا گم ہو گیا -

مسلمان - اس اعتراض کا جواب ہم پہلے حصہ میں بخوبی دے چکے ہیں - اور ثابت کر دیا ہے کہ یہی قرآن شریف ہے جو آنحضرت کی زندگی میں تحریر ہوا - اور صحابہ کرام نے جمع کیا - یہ اعتراض آپکا آریہ وید پر ضرور صادق آسکتا ہے - اگر کہا جائے کہ یہ وہ وید نہیں جو اگنی وغیرہ پر الہام ہوا - اکثر بہت کمی بیشی ہو گئی ہے - کیونکہ وید کی نسبت اس اعتراض کی تردید کیواسطے کوئی بھی سند نہیں ہے -

آریہ بقول بعض ۵۲ بعض ۲۱۲ آیات منسوخ التلاوت ہو گئیں۔ دیکھو مسلم باب ۳۰

مسلمان۔ قران شریف کی کوئی بھی آیت منسوخ التلاوت نہیں۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں تفسیر کے بعض جملے صحابہ کرام آنحضرت سے سنکر آیت کے ساتھ لکھ لیتے تھے۔ ان جملوں کو بعض ناواقف آنحضرت کے بجائے آیت تصور کرنے لگے۔ اسی طرح وہ جملے نکالکر قران شریف جمع ہوا۔ تو ناواقف جو ان جملوں کو آیت خیال کرتے تھے۔ منسوخ التلاوت تصور کرنے لگے۔ غرضیکہ قران شریف کی کوئی آیت منسوخ التلاوت نہیں۔ مسلم کا حوالہ دینا آپکا بچپن ہے۔ مگر آپ کو ضرور چاہئے کہ آریہ ویدکا مصنف اگر کبھی پیدا ہو تو تلاش کرکے اس سے ویدکی صحت کرائیں۔ جیسا کہ بقول آپکے ہو گیا یشسٹ جی ہے۔ ایسا ہی کبھی بھاشیکاروں نے ویدوں میں جعلی شرتیاں لکھدی ہیں۔

آریہ۔ ہزاروں حافظوں کے حفظ ہونا معتبری کی دلیل نہیں۔ محمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ دنیا میں کوئی بھی نہیں۔ پہلے نسخے عثمان نے جلادیے تھے۔

مسلمان۔ حفظ کرنا قران شریف کی محفوظیت کا بڑا بھاری ثبوت ہے۔ تحریری نسخہ جات میں ادل بدل ہو سکتی ہے۔ مگر زمانہ آنحضرت سے آجتک جو قران شریف لوگ حفظ کرتے آئے ہیں۔ انکی یاد بہت صحیح ہے کہ کوئی مخالف قران شریف میں تبدیلی نہ کر دیوے۔ چنانچہ پادریوں نے بھی ایکدفعہ کوشش کی تھی۔ کہ کل نسخہ جات قران شریف کے خرید کر انہیں تبدیل کر دیں۔ یا تلف کر دیں۔ مگر جب ان پر روشن ہو گیا کہ وہ قران شریف جو لوگوں کے دل پر لکھا ہوا ہے۔ انکی اس منصوبہ کو خاک میں ملا دیگا تو وہ اپنے اس ارادہ سے باز آئے۔ البتہ آریہ وید دیوان جعفر زٹلی سے بھی نامعتبر ہے۔ حفظ کرنا تو یکطرف کل آریہ ورت میں ایک شخص بھی بخوبی ناظرہ خواں نہیں۔ حضرت عثمان کے قران شریف جلانیکا ہم جواب دے چکے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود نہیں لکھتے تھے۔ مگر جو قران شریف آنحضرت کے مواجہ میں تحریر ہوا۔ وہ جمع ہوا۔ اب ذرا مہربانی کرکے آریہ ویدکی تو سناؤ کہ انکے مصنف نے کوئی نسخہ لکھا تھا یا نہیں۔ اگر لکھا تھا تو کس دنیا میں ہے۔ آیا انکے مصنف صاحب مثل بالکے بیت

گم ہیں۔ پس وید کی ضرور معتبری کی کوئی دلیل نہیں۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۴۱۔ ہم اس فقرہ پر حسب درخواست مرزا صاحب چند علماء یوروپین کی رائیں قرآنی
واقعات و تعلیمات و ہدایات کی نسبت پیش کرتے ہیں۔

مسلمان۔ پنڈت صاحب نے اپنے خبط کے صفحہ ۴۱ سے ۴۴ تک متعصب پادریوں کی رائیں قرآن
شریف اور آنحضرتؐ کے مخالف تحریر کر کے ورق سیاہ کیے۔ حالانکہ انکی رایوں کا مسلمان دندان شکن جواب
دے چکے ہیں۔ اور ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ کہ کوئی مخالف اگر دوسرے مذہب کی نسبت مخالف رائے ظاہر
کرے۔ تو وہ قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسمیں تعصب اور طرفداری کا ملاؤ ضرور ہوتا ہے۔ البتہ جو رائے
اپنی دوسرے مذہب کے حق میں ہے۔ وہ ہر طرح سے قابل یقین ہو سکتی ہے۔ جسقدر غیر متعصب یوروپین علماء
جان ڈیونپورٹ وغیرہ کی رائیں اسلام کی تائید کرتی ہیں۔ اگر انکو تحریر کیا جاوے۔ تو ایک بڑے حجم کی کتاب درکار ہے
چونکہ وہ رائیں بعض کتب اسلام و یوروپین میں درج ہیں۔ اسلیئے ان کو یہاں درج نہیں کرتا۔ مگر پنڈت صاحب
کو یاد رہے کہ آپ وید پرستی سے پھولے پھرتے ہیں۔ وید کے تو ابتداء ہی سے خاص ہندی خود
منحرف رہے ہیں۔ جین مت و بدھ مذہب کے لوگ جسطرح مچھلی بہر جانٹ پھرتی ہے۔ وید سے اسیطرح پھرتے
ہوئے ہیں۔ کچھ خاص پنڈت دیانند اسمیں مخلوق پرستی بتاتے ہیں۔ اور شیونرائن۔ برہمو جنکے محقق
وید کی نسبت جو رائیں دیتے ہیں وہ سب پر عیاں ہیں۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۵۵ تا ۵۷ مسیلمہ کذاب کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ شمس تبریز نے
کھال اتاری۔ اور سورج کو بلایا۔ پورن بھگت قتل شدہ بارہ سال کے بعد زندہ ہوا۔ گرو نانک صاحب نے حضرت
بابا دین کرتے۔ اسی طرف کعبہ پھر جاتا تھا۔ موسی کے معجزہ سے پتھر بھاگا۔ ایک برات کی ڈوبی ہوئی
کشتی غوث الاعظم جیلانی نے نکالی کئی سال بعد مردوں کو زندہ کیا۔ جب یہ تمام مذکورہ بالا باتیں باوجود
کثرت گواہوں کے عقد نہیں مانتے۔ حالانکہ اب تک انکی روایات موجود ہیں۔ اور معجزہ شق القمر کو تم کیونکر
مان لیں جو

مسلمان - واقعات مذکورہ بالا اگر حضرت محمد صاحب کے پایہ ثبوت کو پہونچ جائیں - تو پھر انکا نہ ماننا عقلمندوں اور ایمانداروں کا کام نہیں بلکہ سراسر بے ایمانی ہے - اگر پایہ ثبوت کو نہ پہونچیں تو ناحق تسلیم کر لینا نادانی ہے - اور معجزہ شق القمر جو طرح ثبوت کامل رکھتا ہے - اور واقع ظہور میں آچکا ہے - خلاف بیہودہ عقل کے تصور کرکے نہ ماننا تعصب کے دریا میں ڈوبنے کی نشانی ہے

آریہ - خبط - صفحہ ۹۵ - مگر ہم ایسے بے سروپا معجزات توہمات آپکے نبیوں کے دکھلا سکتے ہیں آپکی مستند کتابوں سے اصل عبارت ترجمہ کرکے دکھلا سکتے ہیں - (۱) میں ثابت ہے کہ آنحضرت نے تھوڑے سے گوشت اور آٹے میں اپنے منہ کا لعاب ڈالا - ہزاروں آدمی سیر ہوگئے - (۲) حضرت کی انگلیوں سے پانی کی نہر جاری ہوگئی - (۳) ایک گوہ نے حضرت کی نبوت کی شہادت دی (۴) استون مسجد حضرت کی جدائی میں رونے لگا (۵) حضرت عقیل سے بموجب فرمان حضرت پیڑ باتیں کرنے لگا (۶) حضرت کی قضاء حاجت کیوقت درختوں نے جمع ہوکر پردہ کیا - (۷) حضرت سے ایک دنبہ بولا - (۸) سنگ ریزہ حضرت اور آپکے خلیفوں کے ہاتھ میں قرآن شریف کی آیتیں پڑھتے تھے (۹) ایک جن حضرت کے حاضر ہوا - (۱۰) حضرت کے جسم کا سایہ نہ تھا - (۱۱) حضرت کو پوشیدگی کی خبر تھی (۱۲) حضرت عائشہ نے حضرت کے منہ کی روشنی سے سوئی میں تاگا ڈالا (۱۳) آنحضرت کے تبسم کیوقت منہ سے نور تاباں تھا - (۱۴) رسول کی برکت سے چوب میں عرق پیدا ہوا - (۱۵) حضرت کا پسینہ نہایت خوشبودار تھا - (۱۶) حسن حسین کے منہ میں زبان دیتے تھے تو انکی پیاس بجھ جاتی تھی -

مسلمان - معجزات و کرامات مندرجہ بالا اہل اسلام کی مستند کتابوں میں درج ہیں - آپ کو بھی انکے مستند ہونیکا اقبال ہے - پھر ایسی مستند کتابوں کے واقعات کو جھوٹ سمجھنا تعصب کی مار سے مرنا ہے - آپکے اس اعتراض پر ناک کٹے کی مثال ہے - جو اپنی ناک کٹی ہوئی کی شرم نہ کرے بلکہ یہ کہے کہ اصل آدمی ناک کٹا ہی ہوتا ہے - جسکے منہ پر ناک ہو وہ نکٹا ہے - آپکے وید اور ویدی مصنفوں کا ناک کٹی جیسا حال ہے - کیونکہ نہ تو مصنف وید سے کوئی کرامت یا معجزہ ظہور میں آیا - نہ خود وید صاحب

پڑھتا ہیں۔ صرف سنسکرت کی بے معنی (یعنی گپ چھپڑ) اور چاہیں ہیں۔ اسیواسطے آپکو خداوند کریم
مقبول بندوں کے معجزات پر رشک آتا ہی جو آپکی جان کو کھاتا ہی حضرت سن جو خداوند کریم کے سچے بندے
اور سچے کلام پر صدق دل سے ایمان رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور سچے دین کی آیت کے بموجب ذات خداوندی
میں غرق رہتے ہیں۔ خداوند کریم کی برکت اُنکے شامل حال رہتی ہی۔ اور خداوند کریم قادر مطلق جو آریہ پرمیشر
کیطرح پارلیمنٹ کے مجوزہ قانون کا پابند نہیں ایسے معجزات و کرامات اُنکو دیتا ہی جو کہ آپ خدا کیطرح کے
نہ ہو جسکی بھاشی کارندی کام چلتا ہوں۔ اُنکی کرامت کب سرزد ہوتی ہی۔ آپ جیسے حسد
سے مرتے ہیں۔ ؎

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

آریہ۔ خبط صفحہ ۶۲۔ محمدی لوگ ہمیشہ دعوی کرتے ہیں۔ کہ محمد صاحب رحمت العالمین ہیں ہم مخالف
ہمیشہ تردید کرتے ہیں کہ نہیں نہیں رحمت العالمین نہیں ہیں۔ محمد صاحب نے بے شمار بیگناہوں کا خون بہایا۔
کتب خانہ جلایا خلقت کو شہید کر دیا۔ جنت کے ماں باپ مر گئے۔ اولاد پکڑ کر غلام بنائی۔ آل آنا کے خاندان
تباہ ہوا۔ ملک میں قحط ہوا۔ سو برس میں امت کا بیڑہ کے قریب اٹھا جاتا۔ غرضیکہ تمام نحوست
کے نشان ہیں۔ جہاں جائیں قدم شریف ؛ نہ رہے نہ رہے خریف۔

مسلمان۔ آپ رحمت العالمین کے معنے نہیں سمجھے۔ آنحضرت نے نجات جاودانی حاصل کرنیکا رستہ
بتایا۔ خداوند کریم کے حکموں کو سنایا۔ ہر قسم کی تہذیب و تادیب کی تعلیم دی۔ غرض انسان کیواسطے جو
امور بھلائی کے ہیں وہ سکھلائے۔ کفار کے سوا جو سچے دین پر خواہ مخواہ حملہ کرتے تھے۔ اور اسوجہ سے
گنہگار تھے کسی بیگناہ کو قتل نہیں کیا۔ کوئی کتب خانہ نہیں جلایا۔ ناحق آپکا الزام ہے۔ تا قیامت
آنحضرت رحمت العالمین ہیں۔ مگر زمانہ کی سختی و نرمی جو خداوند کریم کے اختیار ہی۔ اُنکے رحمت العالمین
ہونے پر عاید نہیں ہو سکتی۔ البتہ نحوست کا نام دینا۔ اور آریہ ورت پر خوب عاید ہو سکتا ہے۔ اس آریہ ویدنے
اپنے پیرؤں کو ہمیشہ دیگر قوموں کے مطیع رکھا۔ انکی عورتیں چھنوائیں۔ جہالت میں غرقاب رکھا۔

کورو پانڈو کی اولاد میں نفاق ڈالا - کل آریہ ورت کو بت پرستی میں ڈبو چھوڑا - اب بھی آریہ ویدک نحوست
دور نہیں ہوئی - جب سے آریوں کی زبان پر وید کا شور ہے - تب سے ہندوستان پر ٹڈی دل کا زور ہے - پہلے ٹڈی دل
نہ آیا تھا - سنکھ ودھیا میں پنڈت صاحب تشریف لائے - آپکے قدم نحوست لزوم کے آتے ہی ٹڈی دل نے دونوں
فصلیں تباہ کر دیں - پرگنہ کی خورد برد کر لیں - چنانچہ یہ مثال و بدیہہ یہ کہاوت صادق آئی - جہاں جائیں قدم شریف
[illegible] ہے خریف -

آریہ خبط - صفحہ ۶۵ - جارج سیل صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محمد معجزہ کے طور پر
بادیہ کو کھینچ لاتا - یہ غلطی ہے - یہ معجزہ نہیں بلکہ دھوکا ہے -

مسلمان - جارج سیل کی بات سے نری لغو ہے - ہاں البتہ آپکے دیانند صاحب کی سوانح عمری جو
پنڈت لیکھرام صاحب اگنی ہوتری نے تحریر فرمائی ہے - دیکھیں جنہوں نے اپنے والدین کو دھوکا
دیا - ہاتھ میں گڈوی لیکر پاخانہ کے بہانہ بھاگ گئے -

آریہ - جب اسلام کا غلبہ تھا تو لکم دینکم ولی دین کا حکم تھا - جب اسلام کا زور ہوا -
شرارت کفار بڑھنے لگی تو قتل کا حکم ہوا -

مسلمان - کیا یہ شرارت کفار کی روک کے لیئے قتل کا حکم دینا مناسب نہیں - اگر نہیں تو آریہ وید
نے ویدوں کے شرارت روکنے کے لیئے ایسا حکم کیوں دیا -

آریہ خبط - صفحہ ۶۶ - تفسیر ثعلبی میں ہے کہ روز حدیبیہ عمر فاروق نے نبوت محمدیہ سے انکار کیا تھا -

مسلمان - تفسیر ثعلبی میں ایسا ذکر نہیں - نہ حضرت عمر نے نبوت آنحضرت سے کبھی انکار کیا - آپکی سمجھ کو
مار ہے - بلکہ ویدی مصنف اگنی وغیرہ سے کل ہندوؤں کا انکار ہے - ویدکے انکاری یہ جی کیطرف خیال
فرمایئے - جو وید کا جیتھ برخوردار ہے -

آریہ خبط - صفحہ ۷۰ - خدا خیر الماکرین کو اپنی نبی کے بچانے کے لیئے ایسی سخت مصیبت پڑی جسکا
کوئی حد حساب نہیں حضرت کے لیئے اسلام سے بکر فریب کرنا پڑا کافروں کو دھوکہ دیتے کبھو الٹی مت کی

انجیل والاکو بھیجدیا۔ بلکہ ایک مکاری کو کافی نہ سمجھا۔ عنکبوت کو بھی سدرۃ المنتہیٰ سے یا طوبیٰ کے درخت سے لٹکا دیا۔

مسلمان۔ خیر الماکرین جیسے معنی پنڈت صاحب مگر کے الٹے سمجھے ہوئے ہیں۔ اسکا جواب ہم اس کتاب کے پہلے حصہ میں بھی دے چکے ہیں۔ اب یہاں بھی ذکر کرتے ہیں کہ اسکے معنے وہ نہیں جو پنڈت صاحب سمجھے ہیں۔ بلکہ اسکے معنے ہیں مکر کی بہتر سزا دینے والا۔ اور خداوند کریم کا ہر ایک کام بلا اسباب نہیں ہوتا۔ آنحضرت رسول کریم کے بچاؤ کیواسطے کوئی نہ کوئی تو ضرور سبب بنانا ہی تھا۔ چنانچہ خداوند کریم جل شانہ نے ایک ایسی عمدہ تدبیر کی جس سے کسی طرف کا نقصان نہ ہوا۔ آنحضرت آپ بھی بچ گئے اور وہ کفار ہدایت پانیوالے بھی۔ مگر آریہ پرمیشر جیسا کوئی بھی مکار نہیں۔ جو وید کی ہیرا پھیری کرنیوالوں کو اپنے سے دوری کی دعائیں مانگنی سکھاتا نہیں مکر کرتا ہی۔ مگر ہمیشہ ان کو زیر رکھتا ہے۔ دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی ترغیب دیتا ہی۔ چنانچہ اس کتاب کے پہلے حصہ میں ہم بحوالہ دیانندی وید بھاشیہ اسکو ثابت کرچکے ہیں۔ بھلا اس سے بھی اور زیادہ کوئی مکار ہو سکتا ہے۔

آریہ حفظ۔ صفحہ ۶۹ پر اعتراض فرماتے ہیں کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مخالف جوان آنحضرت کے پکڑنے کو گیا۔ آنحضرت کی دعا سے اسکا گھوڑا زمین میں دھس گیا۔ آپ نے اس مخالف نے نام نہیں لکھا۔ ثبوت قیامت تک ندارد۔

مسلمان۔ اس مخالف کا نام سراقہ بن زید تھا۔ صحیح حدیث میں اسکا ثبوت ہے۔ آپکو اسلامی کتابوں کی خبر نہیں۔

آریہ حفظ صفحہ ۷۰۔ سورہ انفال کی آیت ۱۷ کی نسبت محمدی کہتے ہیں کہ حضرت نے مٹھی کنکریوں کی یا خاک کی پھینکی۔ وہ کفار کی آنکھوں میں پڑی۔ مگر آیت میں کنکریوں یا خاک کا خاک بھی نام نشان نہیں۔ اسواسطے مفسرین کا باہم نفاق ہے۔ کوئی جنگ احد کوئی جنگ بدر میں کہتا ہے۔

مسلمان۔ آپکا مذکورہ تین قسم جنگ کے معجزہ پر مشتمل ہے یعنی ایک جنگ میں آپکے پھینکوانے

سے دوسری میں تیر مارنے سے تیسرے میں مٹھی خاک ڈالنے سے فتح ہوئی۔ رمی کے لفظ پر کل مفسرین کا اتفاق ہے جن صحابہ کرام نے اپنی چشم سے یہ تینوں واقعہ دیکھے۔ انکی شہادت موجود ہے۔ اگر یہ آیت واقعہ مذکور کے متعلق نہ تھی۔ تو آپ اسکی تفسیر کرتے۔ کہ رمی کا لفظ کسواسطے مستعمل ہوا ہے۔ اور کس موقعہ سے متعلق ہے۔ یوں ہی غیر متعلق کہہ کر اعتراض کر دینا ہٹ دھرمی اور بے شرمی ہے۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۷۱۔ بہتوں پر تھوڑوں کا غالب آنا معجزہ نہیں ایسے کئی واقعات تاریخ میں ظاہر ہیں۔

مسلمان۔ تھوڑوں کے بہتوں پر غالب آنیکے تاہم کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ یا تو تھوڑے غالب آنیوالے بہتوں مغلوب ہونیوالوں کی نسبت زیادہ قوی ہونگے۔ یا زیادہ قواعد دان۔ مگر ان جنگوں میں تو مسلمان مع کفار ایک ہی قطعہ زمین کے رہنے والے تھے۔ انکی جسمانی قوت میں کچھ فرق نہ تھا اور نہ قواعد دانی میں۔ کیونکہ جو مسلمان تھے وہ انہیں کفار میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ پس ان جنگوں میں تھوڑوں کا بہتوں پر غالب آنا سوائے عمل معجزہ کے نہیں تھا۔ پھر ایسے موقعوں پر جہاں مخالفوں کا لشکر مسلمانوں سے کئی گنا تھا۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۷۲۔ بکثرت سے اسلام کا پھیلنا خود قرآن سورہ محمد سے ثابت ہے جسکا ترجمہ ہے کہ جب تم کفار سے بھڑو تو گردنیں مارنی۔ یہاں تک کہ جب کشتہ ڈال چکے۔ تو انہیں مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے یا چھڑوائی لیجیو۔ جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا اوزار۔ پس اسلام قتل اور جہاد وغیرہ سے پھیلا۔

مسلمان۔ ناظرین غور فرماویں۔ اور پنڈت صاحب سے دریافت کریں کہ اس آیت سے بزور مسلمان کرنا کہاں سے ثابت ہے۔ جن موقعوں پر قرآن شریف میں جہاد کا حکم ہے۔ وہاں صرف کافروں کے ظلم کی روک تھام ہے۔ نہ کہ خواہ مخواہ اسلام پھیلانے کی خاطر لڑنے کو دیکھو رسالہ انگریزی محمڈن ازم مصنفہ ڈاکٹر لیٹنر تعریف جہاد۔ آیت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تم کافروں سے لڑو۔ تو ان کو قتل کرو تاکہ انکی قوت اسلام کو ستانے کی گھٹ جاوے۔ اور قید کرو اور قید رکھو جب تک کہ وہ

لڑائی سے باز نہ آویں۔ اور اپنے ہتھیار نہ ڈالدیں۔ اور اگر وہ ہتھیار ڈالدیں تو قیدیوں کو چھوڑ دو مفت
یا کچھ لیکر۔ اس آیت سے یہ بالکل نہیں پایا جاتا۔ کہ قتل کرتے جاؤ۔ جب تک کہ اسلام نہ قبول کریں۔ یا قید
رکھو۔ جب تک کہ اسلام نہ قبول کریں۔ اور جو حکم آیت شریف میں ہے۔ ہر ایک جنگ میں برتا جاتا ہے
ملک گیری کیواسطے فتوحات کرنیکو یا مخالفوں کے حملے روکنے کو اسلام پھیلانے کے واسطے قتل و خونریزی
کہنا تعصب سے بھرا ہو۔ آیت شریف کے حکم کے بموجب ہر ایک جنگ میں عمل کیا گیا۔ چنانچہ جنگ
کروسیڈ میں سلطان صلاح الدین نے جو عمدہ سلوک قیدی عیسائیوں سے کیا اسکے علماء یورپ بھی
شاہد ہیں۔ ویدی ہدایت کیطرح نہیں کہ مخالفوں کو مار ہی ڈالو۔ اور اگر قید میں آجاویں تو انہیں بہت
سختی کرو اور ان کو چھوڑنیکا نام بھی نہ لو۔ دیکھو دیانندی بھاش صفحہ ۱۰۹۹ سوکت ۷۔ ویدنے جنگ میں قتل و
خونریزی و سخت قید کی ایسی تاکید تو کردی۔ مگر قوت منجری کہاں سے لادے۔

آریہ۔ علاوہ بریں انکی حالت فوجی سپہ سالاروں جیسی تھی۔ بلکہ وہ تاخت و تاراج کرنیوالے سردار تھے جہاں
جہاں جہالت تھی اسلام پھیلا۔ اب اسلام دن بدن تنزل پر ہے۔

مسلمان۔ افسوس کہ آریوں کو سپہ سالاری پر بھی طعنہ ہو۔ اپنی پست ہمتی کے باعث ہمیشہ ہندوستان
کی مٹی پلید کراتے رہے۔ اگر مسلمانوں کی حالت فوجی سپہ سالاروں جیسی تھی۔ تو جن لوگوں سے انکے جنگ ہوتے رہے
وہ کوئی ویدی دکانوں میں بیٹھنے والے بزدار نہیں تھے۔ بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ قوی سپہ سالار تھے
اول جب مسلمانوں کی لڑائی عربوں سے ہی تو وہ خود اسی میں سے تھے۔ اور دیگر ترک و افغان لوگ ان سے
بھی زیادہ زور آور تھے۔ مگر اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ جتنی لڑائیاں ہوتی رہی ہیں۔ وہ مخالفوں کے
حملوں کی روک تھیں۔ یا ملک گیری کیواسطے بعد فتح کے اسلامی ہدایت نرمی سے دیجاتی تھی۔ جو
مخالف اسلام با صمصام کا طعنہ دیتے ہیں۔ وہ انکی غلط فہمی ہے۔ اسلامی ہدایت بلا جنگ کے بہتر ہے
اب دن بدن اسلام ترقی پر ہے۔ یورپ جیسے مہذب ملک میں بھی اب اسلام روز افزوں ترقی کر رہا ہے
غرض جہاں جہاں تہذیب پھیلتی جاتی ہے۔ وہاں وہاں اسلام بھی ساتھ کا ساتھ پھیلتا جاتا ہے

چنانچہ ان آریوں سے ہی کسی کسی دن اسلام قبول کر لینے کی امید ہے کیونکہ اسلامی حقائق آنپر کھلتے جاتے ہیں۔ ہر ایک ملک میں اسلام کا فیض جاری ہے۔ کہ آریہ پنتھ کیواسطے بڑی بھاری خواری ہے۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۶۶۔ قرآن میں کوئی معجزہ نہیں ہو۔ کہاں محمد صاحب انکاری ہیں۔ جسقدر معجزات قرآن بیان طور پہ بیان کرتا ہے۔ انکی ضرور تردید موجود ہے۔ اگر مرزا صاحب کوئی اور معجزہ لائیں۔ سفینہ دہری کو بسم لگائیں۔ تو ہم جہالت کی دہجیاں اڑانے کو تیار ہیں۔

مسلمان۔ قرآن شریف میں معجزات کا ثبوت موجود ہو۔ آنحضرت انکاری نہیں۔ جسکو آپ تردید کہتے ہو۔ اس سے آپکی بے علمی ثابت ہے۔ ہم نے آپکا کچا چٹھا سب کھول دیا ہے۔ مگر کیا کریں وہ آبرو دار کو شرم ہوتی ہے۔ آپنے تو شرم کی ستیاناس کرنے کیلئے دہریت ہی جسم کر چھوڑی ہے۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۶۷۔ اب ہم قرآن کے رو سے اسبات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ محمد صاحب بے معجزہ تھے۔ سورہ انعام۔ قد نعلم الخ۔ **ترجمہ**۔ ہم جانتے ہیں کہ تمکو غم دلاتے ہیں۔ انکی (کافروں کی معجزہ طلب) باتیں سو وہ تجھکو نہیں جھٹلاتے۔ لیکن بے انصاف اور اللہ کے حکموں سے منکر ہوئے جاتے ہیں۔ پچھلے معجزے مانگے گئے۔ حضرت نے انکار کیا۔ انہوں نے جھٹلایا۔ خدا تسلی دیتا ہے کہ یہ بے انصاف ہیں۔

مسلمان۔ غلطی کرنی اور دہوکہ دینا تو آپکے حصہ میں آیا ہوا ہے۔ آیت شریف سے یہ بالکل نہیں ظاہر ہوتا کہ کافر معجزہ طلب کرتے تھے (معجزہ طلب) الفاظ اپنے گھر سے لگائے اور غلط تفسیر کی۔

آریہ۔ والذین کذبوا بآیتنا صم وبکم فی الظلمت من یشاء اللہ یضللہ۔ **ترجمہ** جو ہماری باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ وہ بہرے اور گونگے ہیں۔ اندھیرے میں جسکو چاہے اللہ گمراہ کرے۔ حضرت نے نبی ہونیکا دعوی کیا۔ لوگوں نے معجزہ مانگا۔ یہ نہ بتلا سکے۔ لوگوں نے جھوٹا کہا۔ خدا کافروں کو معجزہ نہیں دکھلاتا۔ بلکہ گالیاں دیتا ہے۔

مسلمان۔ اس آیت میں بھی معجزہ کا ذکر کہیں نہیں۔ اور نہ کافروں کا معجزہ مانگنا ثابت۔ آپ تفسیر کرنے میں غلطی کھاتے ہیں۔ اور عام کو دہوکہ دیتے ہیں۔

آریہ - **سورہ انعام** قل انی علیٰ بینۃ من ربی وکذبتم بہ ما عندی ما تستعجلون -

ترجمہ - تو کہہ (اے محمد) مجکو گواہی پہونچی ہے میرے رب کی اور تم نے اسکو جھٹلایا - میرے پاس نہیں ہے (معجزہ) جسکی شتابی کرتے ہو - یعنی انکاری ہیں کہ میرے پاس معجزہ نہیں -

مسلمان - دیکھئے جی او بیخط بیانی تو آپکا اول ہی سے طریق چلا آیا ہے - دیکھو اس آیت کو معجزہ سے ہرگز تعلق نہیں - لفظ معجزہ خطوط وحدانی میں آپنے اپنی گھر سے لگا دیا - اس آیت شریف کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت کافروں کو قیامت کے حالات سناتے تھے - تو کافر کہتے تھے کہ جھوٹ ہے - اب قیامت آجاوے تو ہم مانیں - اسپر خداوند کریم فرماتے ہیں - کہ کہہ دے (اے محمد) میرے پاس قیامت کے حالات کی گواہی پہونچی ہے نہ کہ قیامت کا لے آنا - چونکہ قیامت ایک مقررہ وقت پر ہوگی پس وہ حسب خواست تمہاری تابع نہیں ہو سکتی -

آریہ - خبط صفحہ ۰۰ - **سورہ صافات** - خلقتہم من طین لازب بل - **ترجمہ** یعنی ہم نے انکو بنایا ہے گارے چیکنی سے بلکہ تجھ کو تعجب ہے - کہ ایمان کیوں نہیں لاتے - اور وہ تجھ سے ٹھٹھے کرتے ہیں -

مسلمان - مہربانی کر کے اس آیت سے بھی کوئی نہ کوئی نتیجہ نکالتے - تا کہ آپکی گپ جھاڑی جاتی - معلوم نہیں کہ اسجگہ آپ نتیجہ نکالنے سے کیوں خاموش ہے -

آریہ - **سورہ انبیا** - فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون - **ترجمہ** (کافر کہتے ہیں) چاہیے محمد کو کہ لے آوے ہم پاس کوئی نشانی یعنی معجزہ جیسے لائے ہیں پہلی (آگے خود جواب ہے) کہ نہیں مانے پہلے کسی بستی نے کہ جسکو ہم نے کھپا دیا کیا اب کوئی یہ مانیں گے - یعنی اسواسطے تجکو اے محمد معجزہ نہیں دیا - خوب

مسلمان - کیا خوب آیت سمجھی ہے - کافر وہ معجزے طلب کرتے تھے - جو پہلے نبیوں سے ظہور میں آ چکے تھے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ جب ان معجزوں کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے ہیں - اور بسبب انکے انکار کے انکی بستیاں کی بستیاں تباہ ہو گئیں - اب اگر پھر وہی معجزات دکھائے جاویں

تو یہ لوگ کیونکر مانیں گے - یاد رہے کہ جس جس جگہ قرآن شریف میں معجزے سے انکار ہے - وہاں نقیہ معجزات دکھانیکا ذکر ہے - اور جلدی قیامت لے آئیگا -

آریہ - ان پانچوں کے علاوہ ہمنے ۹ شہادتیں انکار معجزات محمدیہ میں قرآن شریف سے نکال کر تکذیب براہین احمدیہ میں درج کردی ہیں - اب ۹ کے بجائے چودہ گواہ ہوگئے ہیں - سید خاں صاحب انکار معجزہ میں ہماری تائید کرتے ہیں -

مسلمان جو ۹ گواہ آپنے تکذیب میں لنسبت انکار معجزہ دئیے - انکی ہی شہادت سے ہمنے اثبات معجزہ ثابت کرادیا - آپ نے پانچ گواہ ثبوت مزید انکار معجزہ کے دئیے - سو یہ بھی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کردیا انکار معجزہ آنحضرت کو ثابت نہیں کراتے - پس آپکا دعوی پائیہ ثبوت کو نہیں پہونچا - بار بار کو اس کرنے والے کو دیکھے پڑتے ہیں - سید احمد خاں صاحب کی غلطی کا جواب تفسیر حقانی میں پورا پورا آچکا ہے - اب جیسا سید صاحب پشیمان ہیں - اگر آپ کو شرم ہو تو آپ بھی پچھتاؤ - اور راہ راست کی طرف آجاؤ - مگر کیا کروں تعصب آپکے جسم میں ایسا سرایت کرگیا ہے - کہ نکالنا اسکا ہمت دشوار ہے - جہاں آپ بیمار ہوتے ہیں - ہم علاج کردیتے ہیں - مگر شفا منجانب اللہ ہے - معجزہ شق القمر ہمنے واضح طور پر تاریخی و واقعاتی و دیگر طور پر ثابت کردیا ہے - اور آپکے اعتراض رد کردئیے - اگر ابھی آپ کے دل میں تعصب جوش مار یگا - تو علاج کو تیار ہیں -

معجزہ فصاحت قرانی کے اعتراضوں کا جواب

آریہ - **خبط** - صفحہ ۴۰ - اثنائے بحث میں اکثر مولویں نے فصاحت قرانی کو معجزہ گردان کر فاتوا بسورۃ مثلہ کا دعوی پیش کیا منظر براں مناسب معلوم ہوا کہ ہم معجزہ فصاحت کی تفتیش کریں اور اسکی اصلیت کو عام محمدیوں پر کھولیں - کہ آیا یہ معجزہ ہی یا نہ اور - جو گھمنڈ انکے دل میں پیٹھا ہوا ہے - اسکو اچھی طرح دور کریں - واضح ہو کہ بنیاد اس معجزہ کی قران کی آیات ذیل پر ہے -

(۱) **سورہ بقر** وان کنتم فی ریب مما نزلنا الخ ترجمہ۔ اے لوگو اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اوتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لے آؤ۔ ایک سورت اسی قسم کی اور بلاؤ جسکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

(۲) **سورہ یونس** قل فاتوا بسورۃ مثلہ الخ ترجمہ تو کہہ لے آؤ ایک سورت ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو۔ اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

(۳) **سورہ ھود** ۔ ام یقولون افتراہ قل فاتو الخ ترجمہ کیا کہتے ہیں قرآن کو افترا کیا ہے تو کہہ لے آؤ۔ دس سورتیں ایسی باندہ کر اور پکارو جسکو پکار سکو۔ اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو

(۴) **سورہ بنی اسرائیل** ۔ قل لئن اجتمعت الانس الخ ترجمہ کہہ اگر جمع ہوں آدمی اور جن اسپر کہ لادیں ایسا قرآن نہ لادیں گے ایسا اور پڑے مدد کریں ایک کی ایک

(۵) **سورہ قصص** ۔ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ الخ ترجمہ ان سے کہہ دے کہ خدا کے پاس سے کوئی کتاب لاؤ۔ جو توریت و قران سے زیادہ ہدایت کرنیوالی ہو۔ اگر تم سچے ہو۔

واضح ہو کہ نمبر ۱ و ۲ میں ایک ایک سورہ کیمطابق نمبر ۳ میں دس سورتوں کے مطابق نمبر ۴ میں کل قران کے مطابق و نمبر ۵ میں توریت و قران کے مطابق خواہش کیگئی ہے ۔ نمبر ۵ معجزہ فصاحت کے متعلق نہیں۔ ایک ہدایت کی کتاب مانگی گئی ہے ۔ ہندوستان کے ہندوؤں کے پاس کتاب موجود ہے۔

مسلمان ۔ آیت نمبر ۵ کو خود آپنے معجزہ فصاحت میں گروانا۔ اور پھر اسکو غیر متعلق قرار دیا۔ اہل اسلام کا دعویٰ فصاحت آیت نمبر ۵ کی بنیاد پر نہیں ۔ یہ آپکی دھوکہ بازی ہے ۔ ہاں ایک ہدایت کی کتاب مانگی گئی ہے ۔ ستیارتھ وید کا مصنف دوبارہ جنم پاوے تو قران شریف جیسی ہدایت نما کلام تصنیف نہیں کر سکتا۔ اگر مہاشیوں کے پاس ہدایت کی کتاب موجود تھی تو نہا دو کا لنگ کیوں

ہو جاتا۔

آریہ۔ صفحہ مذکور آیت نمبر ۲۳ و ۲۴ کی بابت سید احمد خان صاحب کی رائے ہے۔ کہ قرآن معجزہ فصاحت مقصود نہیں۔

مسلمان۔ آپکی اور سید صاحب کی رائے ضروری نہیں۔ بلکہ مجبوری ہے کیونکہ آپ اور سید صاحب مخبر بند ہوئے کا دم مارتے ہو۔ عربی دانی کا دعویٰ کرتے ہو۔ اگر قرآن شریف کی مثل کوئی آیت بناؤ۔ تو بن نہیں سکتی شرمندگی اوٹھانی پڑتی ہے۔ نہ بناؤ تو مفر نہیں تھا۔ اسواسطے یکنی ایکن ظاہر کرکے عوام کو طفل تسلی دیتے ہو۔

آریہ۔ صفحہ ۵۵ سطر ۱۱۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کسی نے مقابلہ کیا یا نہیں۔ خود قران سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بہت شخصوں نے کیا۔ اور مفسرین کو اقبال ہے۔ نضر بن حارث کا بنایا ہوا قصہ سنکر سرداگان قریش نے قرآن کا سننا ترک کردیا۔

مسلمان۔ ضرور مقابلہ کرتے رہے۔ مگر زک اوٹھاتے رہے شرمندہ ہو کر پھر قرآن شریف کی طرف آتے رہے۔ اگر زک نہ اوٹھاتے تو قران کی مثل بنی ہوئے آج موجود ہوتے جنکو آپ پیش کر دیتے نضر بن حارث کی قصہ کا کیا ذکر ہے۔ بلکہ وہ کفار مشورہ کر لیتے تھے۔ کہ قرآن مت سنوں کانوں میں انگلیاں لے لیا کرو۔ یا قرآن پڑھنے کیوقت اپنے من گھڑت قصص پڑھا کرو۔ مگر آخر کوئی پیش نگئی۔ قران شریف ہی غالب رہا۔

آریہ۔ **خبط** صفحہ ۵۹۔ اب ہم علمائے فضلائے عرب و سرگروہان اسلام کی شہادتیں لاتے ہیں۔ کہ قرآن باعتبار فصاحت کے معجزہ نہیں۔ (۱) فرقہ مزو آریہ کہتا ہے۔ کہ آدمی قادر ہے قرآن کی مثل بنانے پر۔ (۲) فرقہ معتزلہ کا رہنما حضرت نظام کہتا ہے۔ کہ علماء بنا سکتے ہیں۔ ایک سورۃ مثل قران کے (۳) شہرستانی میں لکھا ہے۔ کہ فصاحت اور بلاغت کے اعتبار پر قرآن کو معجزہ جاننا جھوٹ ہے۔ فرقہ معتزلہ کا رئیس ابراہیم بھی کہتا ہے۔ کہ قران میں کوئی عجوبہ بات نہیں۔

مسلمان۔ یہ فرقے جو آپنے اسلام کے بیان کئے ہیں ہرگز اسلام کے فرقے نہیں۔ ابتداء اسلام

ہیں یہ بے ایمان لوگ اسلام کو جھٹلانے کی نیت سے بظاہر اسلام قبول کرکے ایسے ایسے اقوال کہا کرتے
تھے۔ آخر یہ خداوند کریم کے غضب میں مبتلا ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ ان فرقوں کا شاذ و نادر کوئی آدمی کسی جگہ
موجود ہوگا۔ آپ نے انکے قول و اقوال نقل کرتے وقت صرف پادریوں کی دم اٹھائی ہے۔ مگر آپکو یہ خیال نہ آیا
کہ پادریوں کو انکا جواب مل چکا ہے۔ طرفہ یہ کہ آپکی عقل ماری گئی۔ یہ خیال نہ آیا کہ جن فرقوں نے یہ کہا کہ آدمی
قرآن کی مثل بنا سکتا ہے۔ ان میں کسی نے بنائی بھی ہرگز نہیں۔ یہ نہیں شرمندگی اٹھا اور دیکھا آپکی طرح
وقت ماتم ہے۔

آریہ۔ خبط۔ صفحہ ۱۹۔ کمزوری کی وقت تو نہیں چلتا تھا۔ جب بہت زیادہ ہو گئے۔ تو سخت حالت
ہو گئی۔ کہ کوئی قرآن کی سورۃ کی سادی آیت نہ بنا دے۔ بلکہ کوئی منہ سے یہ بھی نہ کہدے۔ کہ قرآن مخلوق
کیا بنایا ہوا ہے۔ **حدیث** من قال القرآن مخلوق فهو كافر۔ جو کہتا ہے قرآن مخلوق ہے
وہ کافر ہے۔

مسلمان۔ آپ کہتے ہیں قرآن شریف کی مثل بنانے کی کبھی ممانعت نہ تھی۔ بلکہ کھلے طور پر چیلنج دی
ہے۔ کہ مثل بناؤ اگر کوئی بنا نہ سکا۔ اگر کہیں ممانعت ہوتی تو آپ حجت کرتے اور اب آپکے سر پر کون تلوار لیے
کھڑا ہے۔ اب کیوں بہتی شرمندگی ہے اٹھاؤ مثل بناؤ۔ آپنے جو حدیث بیان کی ہے۔ یہ سو کہہ دیا ہے۔ اسمیں
قرآن شریف کو مخلوق کہنا منع ہے۔ نہ مثل بنانا۔

آریہ۔ خبط۔ صفحہ ۲۰۔ اب ہم اپنی پسند طبیعتوں کے واسطے چند دلائل بھی ارقام کرتے ہیں۔

دلیل اول۔ اہل اسلام کے کل فرقوں کو فصاحت بلاغت پر اتفاق نہیں۔

مسلمان۔ آپنے فرقہ ہائے معتزلہ وغیرہ کے چند قول نقل کرکے یہ دلیل قائم کی۔ حالانکہ وہ فرقے بالکل
اسلامی فرقے نہیں۔ علاوہ بریں انہوں نے بھی آپکی طرح صرف بکواس کیا ہے۔ کہ انسان قرآن کی مثل
بنا سکتا ہے۔ آپ ان کو عربی فاضل بتلاتے ہو۔ مگر آج تک کسی نے مثل بنا کر نہ دکھائی۔ خیر وہ تو گئے
گزرے۔ اب آپ بھی تو عربی کے عالم ہونیکا دم مارتے ہیں۔ آپ ہی بنا کر دکھلاتے۔ شرمندگی کا ٹیکہ اپنی

پیشانی پر سے مٹاتے۔ مگر افسوس یہ کہ آپ نے ایک فروعی امر پر اسلام کے فرقوں کا اختلاف بیان کر کے اپنی دلیل قائم کی۔ حالانکہ وید کے فرقوں میں اصول ہی میں اختلاف ہے۔ کوئی اسمیں مخلوق پرستی بتاتا ہے۔ کوئی خالی از مخلوق پرستی ٹھہراتا ہے۔

آریہ۔ دلیل دوم۔ سوائے متعصب مسلمانوں کے انگریز عیسائی کے فاضل قران کو لاثانی بیان نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر اہل زبان مقابلہ کرتے رہے۔

مسلمان۔ ہاں ضرور مقابلہ کرتے رہے۔ مگر یونہیں بکواس سے زبان درازی کرتے رہے۔ آجتک مثل بناکر نہیں دکھلائی۔ اسواسطے آپکی دلیل باطل ہے۔ اور قران شریف کی مثل بنانے پر تمام مخلوق کا مادہ عاطل۔

آریہ۔ دلیل سوم۔ اہل عرب تیغ وطمع سے مسلمان ہوے۔ چنانچہ تمام قران ہماری شہادت میں موجود ہے۔ نہ کہ فصاحت وبلاغت قران کو دیکھکر عبداللہ کاتب قران وغیرہ اسلام چھوڑ بیٹھے۔

مسلمان۔ عرب کے بڑے بڑے فصیح شاعر لبید وغیرہ قران شریف کی فصاحت وبلاغت پر فدا ہوکر مشرف باسلام ہوئے۔ نہ آپ اسلامی واقعات ابتدائی سے واقف ہو۔ پادریوں کی کتابیں دیکھکر انکے پس خوردہ اعتراض نگل نگل کر اگلتے ہو۔ اب عبداللہ کی بابت بھی سنیئے۔ عبداللہ کاتب قران شریف کا ضرور تھا۔ تبارک اللہ احسن الخالقین کے الفاظ جو الہامی طور پر قران شریف میں نازل ہوچکے تھے۔ اتفاقاً اسکی زبان سے بھی نکل گئے۔ اسنے اسی پر خیال کیا۔ کہ مجکو وحی ہوتی ہے اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ قران شریف عرب کی عام زبان سے بڑھکر فصیح عبارت میں نازل ہوا جسکے برابر ایک کلمہ اتفاقاً اہل زبان کی زبان پر آیا۔ اس نے اپنے آپ پر وحی ہونا خیال کیا۔ اور تعجب کیا۔ اگر قران شریف عام عربی زبان سے بڑھکر نہ ہوتا۔ تو اہل زبان اسپر تعجب کیوں کرتا۔ اب یورپین علما کی بھی سنو۔ صدہا یورپین غیر متعصب علما جان پورٹ مشم لیگن وغیرہ قایل ہیں۔ کہ قران شریف اُن الہامی عبارتوں سے ہے۔ جنکا مقابلہ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے چنانچہ حال میں ایک

بڑا فاضل انگریز ڈاکٹر اسٹینر صاحب جو ہفت زبان ہیں۔ اور یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر بھی ہیں اپنے
رسالہ تصنیف از مع زبان انگریزی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ قرآن شریف کی عبارت بذریعہ حجت ہے۔ یہاں باطل

اکی تیسری دلیل

آریہ۔ دلیل چہارم۔ ہر ایک زبان میں کوئی نہ کوئی کتاب اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتی اور
ویسے ہی ہر ایک زبان اور ملک میں کوئی نہ کوئی شاعر فصیح بھی ہوتا ہے۔ مثلاً یونانی میں ہومر سنسکرت
میں کالیداس بالمیک۔ فارسی میں سحبان وائل۔ برج بھاشا میں سورداس تلسی داس وغیرہ وغیرہ

مسلمان۔ واہ صاحب۔ تو پھر آپکا قول کہ ہر ایک زبان میں ایک نہ ایک شاعر ضرور فصیح ہوتا ہے۔ آپکی
مثال سے ہی رد ہو گیا۔ سنسکرت میں دو شاعر فصیح آپنے قرار دیئے۔ اور ایسا ہی برج بھاشا میں سور داس
تلسی داس دو شاعر۔ ان میں کس ایک کو زیادہ فصیح سمجھیں۔ شاعران مذکورہ صدر نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا
کہ ہماری کتاب کی مثل الشان بنانے پر قادر نہیں ہے۔ اب آپ انکی طرف سے ناحق گواہ بنتے ہو۔ قرآن شریف
جیسا دعویٰ تو آریہ پنڈت بھی نہیں کر سکتا۔ آپکی دلیل کے مدعی سست گواہ چست جیسی مثال ہے

رد ہوئی آپکی چوتھی دلیل

آریہ۔ دلیل پنجم۔ قرآن میں بہت حصہ بلکہ نصف کے قریب احسن عبارت کا ہے۔ جو کفار مکہ و مدینہ
یا غیر مذہب کے لوگوں نے بیان کیے۔ باقی قرآن نے۔ ان سے وہی بیانات واسطے جواب یا تردید کے دوہرائے
اور قرآن میں درج کیے۔ جو قرآن کا جزو ہو گئے۔ مسلمانوں کا دعویٰ فصاحت نسبت کل قرآن کے ہے۔ حالانکہ
اتنی سمجھ نہیں۔ کہ یہی قرآن میں پروردگار کے مقابلہ میں کفار کا بیان بھی موجود ہے۔ جس پر فوراً غور کرنے سے
دعویٰ فصاحت مردود ہوتا ہے۔

مسلمان۔ واہ رے پیارے پنڈت جس سمجھ کے آپ مالک ہیں۔ ایسی ہی سمجھ لوگوں کو دلاتے
رہیں۔ آپنے تو یہاں اپنی عقل کی لید کر دی۔ حالانکہ قرآن شریف میں جو بیان کفار وغیرہ کی طرف سے
ہے۔ اسکا مضمون تو وہی ہے۔ جو کفار نے بیان کیا لیکن عبارت و طرز بیان بعینہ وہ نہیں اسکی

عبارت وطرز بیان الہامًا فصاحت و بلاغت کے لباس میں منجانب اللہ ہے۔ جبکہ آپکو اسقدر تمیز نہیں
کہ قرآن شریف کی عبارت کفار کے بیان کردہ عبارت نہیں ہے۔ مضمون ضرور کفار کا ہے تو آپ کس شیخی
اعتراض کرنے بیٹھ گئے۔ یہاں مردود ہوئی آپکی پانچویں دلیل۔

آریہ خبط صفحہ ۹۸ تہذیب۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸ و ۵۷ و ۲۰۸ پہ بھی چند سورتیں
فاروق مسیلمہ سے درج کر چکے ہیں۔ مگر یہاں پہ بھی ہم فاروق مسیلمہ سے قرآن کی سورہ فیل کے مقابلہ
میں سورہ فیل سناتے ہیں۔ اور فصاحت قرآنی کا اپیل کرتے ہیں۔ سورہ فیل فاروق سے۔ الفیل
واذ ما ادراک ما الفیل۔ لہ ذنب وثیل۔ لہ خرطوم طویل۔ وان ذالک من خلق۔ ربنا الفیل علے
کل شی لقلیل۔ اس سورہ کو صدہا فصیح و بلیغ آدمیوں نے قرآن کے سورہ سے بہتر کہا ہے۔ اکثر علمائے
اسلام نے بھی مساوی بتایا ہے۔

مسلمان۔ جسقدر آپنے فاروق مسیلمہ کے ڈھکوسلے اپنی تکذیب میں درج کئے ہم نے پہلے حصہ
میں جواب باصواب دیکر آپکی تکذیب کردی۔ اب آپنے اپیل کیا ہے۔ چاہیے تھا۔ کہ کسی آریہ کو وکیل
بھی کرتے۔ مگر آپکا اپیل ہو یا وکیل بہرصورت نامنظور ہونیکے قابل ہے۔ لہذا ہم آپکی اپیل کے بوجوہات
ذیل ستر دید کرتے ہیں۔ انصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

وجہ اول۔ یہ سورت آپنے پادریوں کی کتابوں سے درج کی ہے۔ جسکی اچھی طرح سے تردید ہو چکی
ہے۔ آپکو یہ معلوم نہیں کہ فاروق مسیلمہ کسی طبقہ زمین پر تھے بھی نہیں۔

وجہ دوم۔ اس فاروق مسیلمہ کی ان گھڑت عربی کے معنے تو کیا صرف عبارت بھی نہیں
بنتی۔ اسی لیئے آپ اسکا ترجمہ کرنے سے مجبور ہیں۔ آپنے یہاں ایک اور چالاکی کی ہے۔ کہ قرآن
شریف کے سورہ فیل کا ترجمہ دیدہ دانستہ اس خیال سے نہیں کیا۔ کہ فاروق کے سورہ فیل کا بھی
ترجمہ کرنا پڑیگا۔ پس آپنے فاروق کے سورہ فیل کا ترجمہ مجبورًا چھوڑا ہے۔ اور ناظرین کو دھوکہ
دیا ہے۔ اگر کچھ یہ اسکا ترجمہ کیا جاوے۔ تو ٹھیک طور پر نہیں ہوتا۔ اور بہت خلاف تہذیب الفاظ

اسمیں درج ہیں۔ ایسے بے معنے ان گھڑت عربی کو قرآن شریف کے مقابلہ میں پیش کرنا سراسر
نادانی ہے اور بے علمی کی نشانی۔

وجہ سوم۔ جن فصیح و بلیغ عربی آدمیوں نے و نیز علمائے اسلام نے فاروق مسیلمہ کے
عربی چٹکلوں کو قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے بڑھکر مانا ہے یا برابر جانا ہے آپکو
چاہیے تھا انکا نام یا سند اس موقعہ پر درج کرتے آپکا یہ صرف سفید جھوٹ ہے۔ آپکی اس گپ کی
ایسی ہی مثال ہے کہ صدہا عالم ہندو لوگ ویاسکو جعفر زٹلی سے کم اور صدہا برابر مانتے ہیں
اور یہ کہنا کسیقدر سچ بھی ہے۔

آریہ خط۔ صفحہ ۱۰۲۔ محمدی اقرار کرتے ہیں کہ قرآن خود ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ اسکی عبارت ایسی
عمدہ ہے کہ کوئی آدمی اسکے موافق نہیں بنا سکتا۔ میں مانا کہ یہ سچ ہے مگر سنسکرت کی عبارت بھی بہت
اچھی ہے۔ بیشک کوئی شخص ویدکی سنسکرت عبارت کی مانند نہیں بنا سکتا۔

مسلمان۔ شکر ہے آپنے یہ تو مان لیا کہ ضرور قرآن شریف جیسی عبارت کوئی بشر نہیں بنا سکتا
مگر آپکا یہ دعوی سراسر لغو ہے۔ کہ ویدکی سنسکرت جیسی عبارت بھی کوئی بشر نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ اول
تو وید نے یہ دعوی ہی نہیں کیا۔ اور دوسرے آپ خود اپنی دلیل چہارم میں کالیداس اور
بالمیک کو فصیح شاعر سنسکرت کے اور انکی تصانیف کو کل سنسکرت کی کتابوں سے اعلے درجہ کی فصاحت
و بلاغت والی قرار دیچکے ہیں۔ ہاں البتہ وید جیسی بیہودہ اور ابہام عبارت سنسکرت کی ضرور کوئی شخص
نہیں بنا سکتا۔ اگر کوئی بناویگا تو اس سے اچھی بناویگا۔ اعلے درجہ کی فصاحت اور بلاغت کا معجزہ
صرف قرآن شریف میں ہی ہے۔ جو تیرہ سو سال سے مخالفین کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ اگر کچھ ہمت
ہو تو ایک سورہ کی مثل بناؤ۔ کل مخالف لعنت ملامت ندامت اوٹھاتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی نہیں کرسکتے
آجتک مثل بنانے پر کوئی بھی قادر نہیں ہوا۔

آریہ ۔ خبط حاشیہ صفحہ ۴ و و ۵ ۹ ۔ بابا نانک جیسی جپ جی کوئی عرب نہیں بنا سکتا۔

مسلمان ۔ بابا نانک صاحب تو مدعی نہیں ہوئے ۔ اور نہ کوئی انکا چیلہ آپنے خواہ مخواہ پہلے سے لیا ہے ۔ فصاحت قرآنی کا دعویٰ بمقابلہ کل ملکوں کے ہے نہ بمقابلہ ایک ملک کے جیسا کہ آپنے بابا نانک کی جپ جی کا خاص عرب سے دعویٰ کیا ۔ مہربانی کرکے عام کو اجازت دیجئے تو پھر تماشا بھی دیکھئے ۔

آریہ ۔ جب اہل عرب نے مثل بنائی اُنکو مرتد کا فر کہدیا ۔ اُنکی فصاحت قرآن سے بڑھکر تھی ۔ خلیفہ عمر جیسے حیران ہوئے ۔

مسلمان ۔ مرتد چھوڑ لعنتی بھی کہا کیونکہ قرآن جیسے فصیح کلام نہ بنا سکے ناحق کا فریب سے بھلا وہ کونسی مثل تھی جسکو پڑھکر خلیفہ عمر حیران ہوئے ۔ وہ مضمون دیکھیں طرح چھپا کر کہاں رکھا ہوا ہے ۔ آپ یہاں لکھ دیتے تاکہ ابھی مقابلہ ہو جاتا ۔

آریہ ۔ اہل ہند یا آریوں یا کسی اور کے آگے دعویٰ فصاحت فضول ہے ۔

مسلمان ۔ ناظرین خیال کریں کہ اس پنڈت کی عقل تو صرف اسی قدر ہے ۔ اور اہل اسلام کے مقابلہ پر کھڑا ہے ۔ بھلا جب اہل زبان عاجز ہیں تو غیر زبان پر حجت نہ ہونا کیا معنی یہ ایسی مثال ہے کہ ایک شخص بڑے بھاری بادشاہ اہل فوج کو اشتہار دے کہ آپ میرا مقابلہ کریو ۔ وہ بادشاہ عاجز ہے ۔ تو ایک دو ادنی کنگال کہہ سکتے ہیں ۔ کہ اسکا عاجز ہونا ہمارے پر حجت نہیں البتہ اہل ہند یا آریہ قابل رحم ہیں ۔ کیونکہ جب اہل زبان عاجز ہیں ۔ تو یہ غیر زبان کیونکر مثل بنا سکتے ہیں مگر ان کو باوجود رحم کرنیکے الزام واجب نہیں ہے ۔

آریہ ۔ مسیلمہ کذاب نے فاروق بنایا ۔ لوگ بلکہ خلفائے راشدین اسکی فصاحت کے قائل ہوئے

مسلمان ۔ فاروق مسیلمہ کی ایک آیت تحریر کرکے آپنے بھی دیکھ لیا اور ناظرین بھی جان گئے کہ وہ کیسی بے معنی کلام ہے ۔ فاروق مسیلمہ نے آپکے سارے دعویٰ کی ہنسی پیدا کردی ۔ مسیلمہ کذاب کا

فارقلیط قرآن شریف کے مقابلہ میں پیش کرکے آپ بھی کذاب ہوئے۔

آریہ۔ شیطان نے قرآن کے مقابلہ میں آیت بنائی جسکی فصاحت پر محمد صاحب بھی بھول گئے

مسلمان۔ محض بکتے ہو۔ شیطان نے کوئی آیت نہیں بنائی۔ اسکا جواب ہم پہلے حصہ میں پچھلی دیکھ چکے ہیں۔

آریہ۔ بلحاظ مضمون کے بھی قرآن معجزہ نہیں۔ کیونکہ توریت انجیل و استاؤ ژند کا انتخاب اور یہودی حدیثوں کا اسباب۔ قرآن بنانیوالے نوفل وغیرہ ان کتابوں کے ماہر تھے۔

مسلمان۔ اس بات کا جواب کہ قرآن مختلف کتابوں سے لیکر بنایا گیا ہم اس کتاب کے پہلے حصہ میں شرح ہی میں دے چکے ہیں۔ اور پنڈت صاحب نے جو یہ قرار دیا ہے کہ نوفل وغیرہ جو قرآن بنانے میں رازدار تھے۔ ان کتابوں کے ماہر تھے محض جھوٹ کیا ہے۔ کیونکہ جس صورت میں کفار کے سوالات کا جواب شعر آتے۔ رد پیغمبر سے صلاح و مشورہ کرکے دیا جاتا تھا۔ تو پھر پیغمبر کیونکر ان لیا جاوے۔ حضرت اسمعیل کریم تھے اور نہ پڑھے تھے۔ ان کو ان کتابوں کی مضمونکی کچھ خبر نہ تھی۔

آریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ پارسیوں کے دساتیر سے چرایا کیونکہ دساتیر میں ہے۔ کہ بنام ایزد بخشایندہ بخشایشگر۔ پناہ ہم بیزداں از منش ہائے بدگمراہ کنندہ۔

مسلمان۔ پھر پارسیوں کے کتابوں میں تو جگہ جگہ خدا کا نام بھی ہے اور آتش پرستی ہے۔ اسی طرح ویدمیں بھی شاید وید کا مضمون بھی پارسیوں کے دساتیر سے مصنف وید نے چرایا ہو۔ کیونکہ دساتیر پارسیاں وید سے پہلے کی ہیں۔ دیکھو نامہ شت جی فرام وساتیر سنسکرت صفحہ ۴۴ و سنسکرت ساتیر صفحہ ۴۴ و ۴۵۔ بیاس مولف وید نے زرتشت پیغمبر پارسیان کی شاگردی کی جسکے اہل ہنود بھی قائل ہیں۔ پھر حکیم فیثاغورس کا ایک شاگرد فلاطونس نامی برہمنی کے زمانہ میں ہندوستان آیا۔ برہمنی نے اسکی شاگردی کی جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خدا پرستی اور آتش پرستی تو وید میں

پارسیوں کی کتابوں سے داخل ہوئے کسی قدر علم فلسفہ کی ٹوٹی پھوٹی تعلیم حکیم فلانوس کے طفیل داخل ہوئے۔ اب جو کچھ کچھ تاویلی طور پر ویدوں میں توحید بیان کیجاتی ہے۔ یہ قرآن شریف کا طفیل ہے۔ غرض وید صاحب سنیاسیوں کے مانگنے والے جھولے کیطرح دبد بھبکے کٹے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے جسپر آریوں کا اسقدر شور ہے۔

روح و مادہ ازلی نہیں

آریہ۔ خبط۔ صفحہ ۱۰۴۔ وید آدک ست شاستروں کے روسے اشیور کے گن و کرم و سبھاؤ اناد ی ہیں ۔

مسلمان۔ اس پنڈت نے بھی اپنی تکذیب میں بھی اسی طرح پرمیشور روح و مادہ عالم کو برابر کرنے کی غرض سے تینوں کو انادی بنانے میں طول فضول تحریر سے زور لگایا ہے۔ یہاں بھی صفحہ ۱۰۴ سے ۱۰۸ تک اسی طرح مغز زنی کی ہے۔ پنڈت کی تقریر کا سار البلباب یہ ہے کہ پرمیشور ازلی ہے۔ اسکی ساری صفات بھی ازلی ہیں۔ روح و مادہ عالم بھی پرمیشر کیطرح ازلی ہیں۔ خود بخود ہیں۔ پرمیشور کی پیدا کی ہوئی نہیں۔ پرمیشو انکا خالق نہیں۔ صرف جوڑنے توڑنے کا مالک ہے۔ ہم نے پنڈت کے اس قول کا علاج اچھی طرح سے حصہ اول میں کر دیا ہے۔ یہاں بھی عوام کی خاطر پنڈت صاحب کی مختصر خدمت کرتے ہیں۔ اور پنڈت صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وید آدک اور ست شاستروں کے ست ہونیکا ثبوت ہی کیا ہے جنکی تعلیم ایسی خلاف عقل ہے۔ جیسا کہ آپ تحریر کرتے ہو۔ تو وہ ست کیونکر ہوئے۔ بلکہ است کی گٹھڑیاں ناحق کی پوٹلیاں ہوئے۔ بھلا جب خداوند کریم میں خود بخود موصوف بصفات ہونے کی قدرت نہیں۔ تو وہ خدا کا ہے کا ہے۔ پھر تو وہ گن و کرم و سبھاؤ کے سہارے پر خدا ہوا اور روح اور مادہ کی مدد سے خدائی کرتا ہوا۔ جب تک یہ چیزیں اسکی شریک نہ ہوں۔ تب تک آریہ پرمیشور ناکارہ اور نکما ہوا۔ ایسے پرمیشور کو سلام ہے جسکا خود اپنا پورا پورا سرانجام نہیں۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۱۔ آپکے مقابلہ میں عقیدہ محمدیاں پر ذرا غور فرمائیے۔

سورہ بقر ھوالذی سے سموات تک۔ سورہ ھود ھوالذی سے علی الماء تک سورہ بقر اذقال سے خلیفہ تک۔ ترجمہ اللہ وہ ہے جسنے بنایا تمہارے سامنے جو کچھہ زمین میں ہے۔ سب پھر ٹھہر گیا طرف آسمان کی۔ اللہ وہ ہے جسنے بنایا آسمان و زمین چھہ دن میں اور تھا تخت اُسکا پانی پر۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب جو بموجب حساب توریت ۵۸۰۹ سال ہوتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ خدا نے فقط سات آٹھ ہزار سال سے سرشٹی رچی۔ خالق معبود مالک رازق وغیرہ سات آٹھہ ہزار سال سے ہے۔

مسلمان۔ پہلے آپ ہر جگہ ترجمہ آیت میں غلطی کر کے عوام کو دھوکہ دیتے ہو۔ جیسے کہ ٹھہر گیا طرف آسمان کی۔ اور عرش کے معنے تخت کئے۔ یہ ایمانداری سے بعید ہے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ خدا نے سات آٹھہ ہزار سے سرشٹی رچی اسپر اعتراض ہی کیا تھا۔ اول تو کسی آیت قرآن شریف میں سالوں کا ذکر نہیں صرف یہ ہے کہ خدا نے زمین و آسمان کو بنایا۔ پھر جو صفات قدیم ہیں وہ ضرور ذات کے ساتھہ ازلی طور پر قدیم ہیں۔ جو صفات حادث ہیں وہ ظہور کے وقت سے ہیں۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ پہلے ذات ہوا کرتی ہے۔ بعض صفات اُسکو بعد میں لگتے ہیں۔ ذات کو اختیار ہوتا ہے۔ خواہ اپنی ساری صفات جاری رکھے خواہ اُسکو معطل کرے۔

اُسمیں ذات کو کسی طرح نقصان نہیں پہنچتا۔ میں پوچھتا ہوں جب آریہ پیشور پرلے کیا کرتا ہے۔ اُسوقت کوئی متنفس روزی خور بقول آریہ ویدموجود نہیں ہوتا۔ پھر اُسوقت پرمیشر کا رازق ہوتا ہے۔ ذرا غور کر کے بتلاؤ۔ ورنہ ایسی اعتراضوں سے باز آؤ۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۸۔ تم اپنے آپ کو بھی موجود جانتے ہو۔ خدا کو بھی تم ہی ناظر ہو۔ خدا بھی ہے تم کو بھی کریم مانتے ہو۔ خدا کو بھی تم خدا کے شریک ہوسکے یا نہیں۔

مسلمان۔ آپ آج تک شریک کے بھی خبر نہیں۔ حالانکہ شریک اُسکو کہتے ہیں جسکی صفات بخود

دوسرے کے مساوی ہیں۔ خدا کی ہستی وغیرہ جملہ صفات قائم بذات خود ہیں۔ مخلوق کی صفات [illegible]

ایسی ہیں۔ ذرا عقل کی چشم پر عینک لگاؤ۔ ناحق بھی اعتراض مت بناؤ۔

آریہ۔ جب محمدی روح کو ابدی مانتے ہیں تو ازلی ہونے سے کس دلیل سے انکاری ہیں۔

مسلمان۔ ازلی صفت سوائے خدا کے غیر میں خیال کرنا کفر ہے۔ ابدی صفت مخلوق کی عطا ہوئی

ہے۔ خدا کی طرح خود بخود نہیں۔ یہ شرک آریوں کے نصیب ہی ہے جو روح اور مادہ عالم کو پرمیشر کے برابر

ازلی و ابدی مانتے ہیں۔

آریہ۔ صفحہ ۱۱۰۔ دیکھیے انسان کی پیدائش کے بارہ میں اسکا بیان۔

سورہ سجدہ الذی سے ما تشکرون تک۔ ترجمہ۔ جس شخص نے کہ اچھی طرح [illegible]

بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے پھر کیا اولاد اس کی [illegible] حقیر سے

پھر درست کیا اسکو اور پھونکا بیچ اسکے روح اپنی سے اور کیا واسطے تمہارے [illegible] اور دل

تھوڑا سا جو شکر کرتے ہو۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ قرآن کا مصنف انسانی روح کو خدا کا جزو

سمجھتا تھا۔ کیونکہ سوائے اسکے ان الفاظ کے (اور پھونکا بیچ اسکے روح اپنی) اور کیا معنی [illegible]

مسلمان۔ اگر آپکو معنے فہمی کی عقل ہوتی تو یہ اعتراض ہرگز نہ کرتے۔ آپنے تو عقل کا پیچھا

چھوڑا راستی سے منہ موڑا۔ خیال فرمائیے۔ زید بکر کو کہے کہ میں نے تمکو اپنی روٹی دی یا اپنا گھر دیا۔

یا اپنا مال دیا۔ تو وہ روٹی گھر وغیرہ زید کے جسم کی جزو ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ پھر آپکو یہ شرم نہ آئی کہ آپکے

پرمیشور کو تو انسان کی پیدائش کی بالکل خبر نہیں۔ مصنف وید جاہل ہے۔ ایسی بناوٹی

کتاب کے پیرو ہو کر قرآن شریف پر طعنہ کرتے ہو۔

آریہ۔ صفحہ ۱۱۱ سطر ۱۲۔ حدیث قدسی ہے۔ محمد صاحب نے فرمایا کہ نبی کی دیکھی تعلیم بجا لاؤ

اپنی پھوپھی کی جو نخل کا درخت ہے۔ تحقیق طور پر کھجور پیدا کی ہے آدمی کی باقی ماندہ مٹی سے۔ سطر ۱۴ خدا تعالی

نے آدم کو بنا کر ملائکہ کا اسے مسجود بنایا۔ رسول نے محمد کو مسلمانوں کی [illegible] معبود ٹھہرایا۔

مسلمان- خدا نے آدم کو ملائکہ کا مسجود بنایا۔ سجدہ سے یہ مراد ہے۔ کہ تابعداری کرائی اور
آنحضرت نے بھی بیتخانہ کو معبود نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ تعظیم کا حکم فرمایا۔ آپ آریہ وید اور پرمیشور کیطرف خیال
نہیں کرتے جنہی خلقت خدا کو سورج چاند وغیرہ سیاروں کیطرح جھکایا۔ وحشی جانور گائے کو آریوں
کی ماتا بنایا۔ دیکھو رگوید سوکت ۱۲۱ منتر ۵۔ ترجمہ جیسا ماتا پتا کو مانا جاتا ہے۔ ویسا ہی دودھ
دینے والی گائے وغیرہ جانوروں کو مانو۔ کیا خوب۔ بکریاں بھینسیاں بھی نہ چھوڑیں۔ سب ہی کو رتبہ تک
پہونچایا۔ پھر عملی طور پر سانپ کی بیری۔ پیپل بڑ بڑے درختوں کو ماتا پتا جانتے ہیں۔ پتھروں اور آگ کو
دیوی ماتا مانتے ہیں۔ مگر آپکو اہل اسلام پر اعتراض کرتے شرم نہیں آتی۔

آریہ صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲ **سورہ مریم** اولا یذکر الانسان الخ کیا نہیں یاد کرتا انسان یہ کہ ہمنے
پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے نہ تھا کچھ۔ **سورہ یٰس** انما امرہ الخ **ترجمہ** سوا اسکے نہیں حکم اسکا جب چاہے پیدا
کرنا کسی چیز کا۔ یہ کہتا ہے واسطے اسکے ہو۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔ اے قرآنی فلاسفرو مہربانی کر کے ذرا یہ تو بتلا دیجئے حکمرانی کسپر ہوئی
یہ ارشاد کن پر یا فرمایا ہوا۔ اور کس نے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ وہ کون تھا جسے یہ حکم ملا۔ کیا خدا کے سوا کوئی شئی بھی تھی۔

مسلمان- آپکے سارے اعتراض کا لب لباب ہے۔ کہ جسکو کن کہا گیا۔ وہ ازلی طور پر موجود تھا۔ یہ ہم آپ کا
ایسا ناقص سمجھ جسکو نادان بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ آپ نادان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ لیجئے اور ان کے
فائدے کے لئے اسکی تشریح کیجاتی ہے۔ پیدا کرنا شئی کا دو طرح پر ہے۔ ایک عدم محض سے یعنی نیستی سے
ہستی میں لانا جسکو عالم باطن بھی کہتے ہیں۔ دوسرے اس عالم سے وجود یعنی لباس ظاہر قائم ہونا۔ آیات
سے عالم باطن سے عالم ظاہر میں لانا مراد ہے۔ عالم باطن میں وہ اشیاء موجود تھیں جو عدم محض سے
پہلے پیدا ہو چکی تھی۔ جنہوں نے حکم مانا۔ خداوند کریم نے انسان کو روح وغیرہ جسم مرتب کر کے کیا۔ اس
مجموعہ کا نام انسان رکھا۔ پہلے کل مرتب جسم نہ تھے روح علیحدہ باقی صفات علیحدہ اسوقت انسان
نہیں کہا جاتا تھا۔ آیت اول میں جو نہ تھا کچھ کے الفاظ ہیں۔ اسکے یہی معنی ہیں کہ مجموعہ

نشان نہ تھا علیحدہ علیحدہ صفات تھی۔ خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ بیان فرماتے ہیں۔ آپ ایکا بکواس کر کے اپنا گندہ عقیدہ ثابت کراتے ہو۔

آریہ۔ سید بھلے شاہ قران کے ایسے عقیدہ پر فرماتے ہیں۔ کن کہا فیکون کہا یا تیرے باجھوں کمان عالم بے کہ قران کی اسی آیت سے ہمہ اوست کا مکروہ مسئلہ پھیلا۔ جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

مسلمان۔ یہاں آپنے سوائے بھلے شاہ کے مولانا جامی صاحب وغیرہ چند صوفیائے کرام کے قول درج کر کے اعتراض کیا ہے۔ اور حاشیہ صفحہ ۱۱۴ میں شیخ نجم الدین رازی صاحب کا حوالہ دیا ہے کہ آنحضرت کا نور۔ نور احدیت سے نکلا۔ پھر اُس سے روح و اجسام پیدا ہوئے۔ آپکو نہ تو ہمہ اوست کی خبر ہے نہ نور انوار کی واقفیت۔ اسواسطے آپکا اعتراض فضول ہے۔ نور احدیت وہ صفات خداوندی ہیں جو ظلی طور پر انسان میں موجود ہیں۔ وہ نور و صفات جو ظلی طور پر ظہور پذیر ہیں۔ اُنکے اعتبار سے ہمہ اوست کہا گیا۔ وہ صفات و نور ذات خداوندی کا جز نہیں۔ نہ آریہ وید کیطرح یہ کہا گیا ہے۔ برہمن پرمیشور کے مُنہ سے نکلے۔ کھتری بازو سے۔ چاند سورج وغیرہ کل پرمیشور کے پیٹ سے نکلے۔ بلکہ آریہ وید کے بنا فاسد پر مسئلہ ہمہ اوست اہل ہنود میں پھیلا جسکو دوسرے معنوں میں ویدانت کہتے ہیں۔

آریہ۔ صفحہ ۱۱۔ چار پانچ ہزار سال میں بلا سوچے سمجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بنائے محتاج بالغیر ہوا۔

مسلمان۔ اگر پیغمبر بنانا محتاج بالغیر مانا جاوے۔ تو آریہ پرمیشور نے بھی وید کے مصنف چار شخص بنائے۔ بنائی بھی ایسے جوڑے کاٹھ کے پتلے تھے جنکو بقول سوامی دیانند صاحب کیطرح جب بجایا۔ اور پتلا کیطرح نچایا۔ اب پرمیشور کو کہو۔ خود اوپدیش کیا کرے۔ آریہ اوپدیشک ہم اچھی طرح اوپدیش نہیں کرتے۔ پرمیشور جی کیوں اُنکے محتاج ہوتے ہیں۔

پنڈت صاحب کی خدا کی غیب دانی پر اعتراض اور انکا جواب

آریہ۔ صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۹۔ یہاں پنڈت صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات متعلق لوح محفوظ و عملنامہ وغیرہ درج کرکے اعتراض کیا ہے۔ کہ خدا غیب داں نہیں۔ اور فرشتوں کا محتاج ہوا۔ ایسا ہی سورۃ انفال آیہا النبی سے لیکر کہ پہلے جنگ کی نسبت کچھ حکم تھا۔ پھر تخفیف کی ساتھ دوسرا نازل ہوا اِس اعتراض میں پنڈت صاحب نے نہایت تمسخر سے کام لیا ہے۔ حالانکہ لوح محفوظ و عملنامہ وغیرہ سے مراد علم الٰہی ہے۔ جو استعارہ کی طور پر کتاب اور تحریر بیان ہوا۔ اصلًا نہ کوئی کتاب ہے۔ نہ تحریر۔ ہاں البتہ قیامت کے دن ہی عمل تحریر کے لباس میں انسان کے ہاتھ میں دیا جاویگا۔ یہہ سارا سلسلہ اور عمل خداوندی قرآن شریف نے اِس عالم مثال پر بیان فرمایا ہے جسکے انسان عادی ہیں یعنی جب کسی کو کہا جاوے کہ تیرے عمل ایک کتاب میں تحریر ہیں۔ تو اسکی طبیعت پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور علم الٰہی میں کل انسان کے عمل لپٹے ہیں۔ جسکا تحریر بھی مقابلہ کرسکتی ہے۔ اور باطنی طور پر عالم ملکوت یعنی فرشتہ سی کام لیا جاتا ہے۔ یہہ اعتراض پنڈت صاحب کا پنڈت کے اعتقاد اور آریہ پرمیشور کی حیثیت کی لائق ہے۔ کیونکہ آریہ پرمیشور کو نہ تو خود علم ہے۔ نہ اس کے قبضہ میں کوئی عالم ہے۔ نہ کوئی انسان اسی واسطے ویدی مصنف ایسا بیان کرنے سے عاری ہے۔ یہہ ایک ایسی حالت ہے۔ جیسا کہ ایک دانا اور واقف حالات اپنی کتاب میں کل ملکوں کے حالات بطور جغرافیہ بیان کرے۔ جیسا کہ قرآن شریف دوسری طرف ایک بیوقوف بے سمجھے دِکھو نشلے مار کر ایک کتاب تیار کرے۔ جسمیں کسی ملک کا کچھ بھی حال معلوم نہ ہو۔ جیسا کہ آریہ وید پھر وہ نرا بیعقل ہے جو اُس بیوقوف کی کتاب پر فخر کرکے اُسکی بیوقوفی کو عقلمندی خیال کرے۔ دانا کل کی کتاب پر ہنسی کرے۔ یہہ بسا اوقات ہوتا ہے۔ کہ جب جاہلوں جنوں کے سامنے علم ہیئت یا جغرافیہ کا بیان کیا جاوے۔ تو وہ اپنے علم اور عقل پر توڑ وتے ہیں بیان کرنیوالے کا بیان اپنی عقل کے خلاف تصور کرکے ہنسی کرتے ہیں۔ اور بیان کنندہ جھٹلاتے ہیں۔ ایسا ہی سلسلہ خداوندی قدیم سے جاری ہے۔ کہ جیوں جیوں خلق قدر میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا

حضرت الہام اسکی صلاح کرتا رہا۔ اور مصلحتاً اپنے حکموں کو بدلتا رہا۔ قرآن شریف ایک ایسے
اوسط زمانہ میں ظہور پذیر ہوا جسمیں کامل طور پر ماضی حال و استقبال کی اصلاح کیگئی۔ اگر آریہ وید
جو آدی سرشٹی میں الہام ہوا بیان ہوتا ہی۔ اسپر ہدایت کا دارمدار رکھا جاوے۔ تو سارے جہان کی تباہی
چھوٹ ہوجاتی ہے۔ نہ اسمیں روحانی تعلیم ہے۔ نہ سوشیل۔ ہمارے بیان کی تائید جناب پنڈت شیو نرائن
اگنی ہوتری صاحب بھی کرتے ہیں۔

دیکھو صفحہ ۱۶ و ۱۷ رسالہ دھرم جیون مطبوعہ ۱۸۹۰ع لاہور۔ وید میں زناکاری کی تعلیم۔

آریہ۔ امی قرآنی فلاسفرو۔ جب تک آپ لوگوں کا قرآن پر شبواش ہے۔ تب تک کبھی ایشور اور
اُسکے گن اور سبھاؤ اور سرشٹی اوتپتی کا گیان نہ ہوگا۔ یہ گیان آپ کو تب ہی ہوگا۔ جب تیجے
دل سے شُدھ ہو کر سُست ودیا کی پستکوں وید شاستر کا آشرا لیں گے۔

مسلمان۔ آپ تو وید شاستر کی غار میں ڈوبے ہو۔ اوروں کو بھی ڈوبانا چاہتے ہو۔
ہم آپکی طرح غار جہالت میں نہیں پہنچتے۔

آریہ۔ صفحہ ۱۲۰ سطر ۲ جگت کی اوتپتی کے پہلے پرمیشور پرکرتی جیو موجود تھے۔ انہیں کے
انادی ہونے سے جگت کی اوتپتی ہوئی۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہو۔ تو جگت ہی نہو۔

مسلمان۔ یہی عقیدہ آریوں ہی کو مبارک رہے۔ ہم ایسے گندہ عقیدہ کے پابند نہیں جنکی
پرمیشور کی سائے پرکرتی اور جیو بھی شریک ہیں۔ اگر پرکرتی اور جیو نہ ہوں۔ تو آریہ پرمیشور محض نکمی ہے۔ ہمارا خدا ایسا
نہیں ہمارے خدا میں طاقت ہے کہ عدم محض سے پرکرتی اور جیو پیدا کرے۔ خواہ انکو محض فنا کرے۔

واضح ہو کہ صفحہ ۲۰ تا ۴۲ پنڈت صاحب نے روح اور مادہ عالم کے انادی بنانے اور پرمیشور
کے ساتھ شریک ٹھیرانے میں ورق سیاہ کئے ہیں۔ اور علمائے اہل اسلام کی رائے جناب مولوی محمد
قاسم صاحب کی تقریر دلپذیر کو تاویلی طور پر اپنی تائید میں لکھا ہے۔ اور ایک فرضی دلیل و

آریہ کے دھوکہ دہی کے لئے بحث لکھی ہے۔ چونکہ کسی اہل اسلام کا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ روح و مادہ عالم پرشور کیطرح زادی ہیں۔ اسیواسطے اہل اسلام کی تقریر کو تاویلی طور پر اپنے عقیدہ کے موافق بنانا پنڈت صاحب کی نادانی ہے پنڈت صاحب نے اپنے عقیدہ کو کسی برجستہ دلیل سے ثابت نہیں کرایا۔ ورنہ ہم اسکا جواب دیتے پنڈت صاحب کی بے سنی بکواس کا جواب دینا اپنا وقت ضایع کرنا ہے۔ لیکن مشتے نمونہ خروارہ کے طور پر ناظرین دیکھ لیں گے

ہم مولوی اور آریہ کی بحث جو پنڈت نے لکھی ہے بمختصر تحریر کرتے ہیں۔

آریہ بھلا مولوی صاحب اگر خدا ازلی ہے تو اسکی صفت علیم ازلی ہے۔

مولوی بیشک ازلی ہے۔

آریہ کیا خدا کو سرشٹی کی پیدائش کی پہلے میرا علم تھا

مولوی ہاں۔

آریہ میں اسوقت موجود تھا۔

مولوی۔ نہیں۔

آریہ جب میں معدوم تھا تو خدا کو میرا علم کیسے تھا۔ کیونکہ علم کہتے ہیں کسی شئے کے جاننے کو جیسی کہ وہ ہو

مولوی۔ آپ معدوم تھے۔ مگر خدا کے علم میں موجود تھے۔

آریہ۔ جب میں خدا کے علم میں موجود تھا۔ تو میں خدا سے الگ کوئی شئے تھا یا خدا تھا۔ اگر جواب میں مولوی گھبرائے۔

مسلمان۔ اب ناظرین خیال فرمائیں۔ کہ کیسی لغو تقریر اور بیجا شیخی ہے۔ پنڈت صاحب کو علم کی تعریف تک بھی خبر نہیں۔ حالانکہ علم کی تعریف یہ ہے۔ العلم حصول صورۃ الشئے فی العقل۔ یعنی علم ہے صورت شئے کا حاصل کرنا عقل میں نہ کہ موجود کرنا شئے کا۔ خیال فرمائیے جب ایک کاریگر کسی مکان کو بنانا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے اسکا نقشہ اپنے علم میں بناتا ہے۔ اسوقت کاریگر

کے علم میں صرف اُس مکان کی صورت ہوتی ہے۔ مکان موجود نہیں [illegible]

جیسا کہ ہیں۔ پھر معمار اُس کے اپنے علم کے مطابق ایک نقشہ کاغذ پر [illegible]

ہوتا ہے۔ یہ دونو نقشے نہ تو معمار کی کوئی جزو ہوتے ہیں۔ نہ مکان کی [illegible]

عالم خداوند کریم کے علم میں تھا۔ لیکن وہ کوئی شے [illegible]

تھا۔ اُس نقشہ کے مطابق پھر عالم بطون میں [illegible]

مطابق عالم ظہور میں جسم ظاہر ہوئیں۔ اب اس تقریر پر غور کرو۔ تو [illegible]

بالکل خود بخود ہے۔ پھر اسی ضمن میں پنڈت صاحب نے لکھا ہے کہ [illegible]

اور بندہ میں پڑا ہے۔ سوال کا جواب خود پنڈت [illegible]

رو پڑے معشوق نے بھی خدا کو نہیں دیکھا۔ جیسا [illegible]

سجایا اور کاٹھ کی پتلی کی طرح نچایا۔ اپنا دیدار نہ دکھلایا۔ پھر پنڈت [illegible]

رو سے اور بھی خالق ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ فتبارک اللہ [illegible]

اُس قول کی تردید ہے۔ جو اپنے باپ دادوں کو بھی اپنا خالق تصور [illegible]

ہیں کہ اللہ ان سے بڑا ہے۔ کفار مکہ تو اپنے باپ دادوں کو خالق [illegible] انہوں نے پیغمبر کو ان کا

باپ دادوں سے بھی بڑا صرف جوڑنے جاڑنے کا خالق تصور کیا۔ اور پیغمبر کو مسٹر شیر صاحب

انجنیر یا گھمو کمھار کا رتبہ دیا۔

آریہ۔ صفحہ ۱۲۵ سطر ۱۳ حضرت اسلام کا تمام وجود گنہگاری و نافرمانی کا سہارا ہے۔ اور یہی گناہ

کی بنیاد پر اسلام کا مینارہ ہے۔ **سورہ طٰہٰ** میں ہے معصیت کی آدم نے اپنے

رب کی گنہگار ہوا۔ **سورہ اعراف** میں کہا آدم اور حوا نے اے رب ہمارے ہم

ظلم کیا اپنی جانوں پر اگر ہم کو نہ بخشے گا تو ہم ہو جاویں گے خسارہ کرنے والوں سے۔ کہا اترو

تم بہشت سے بعض تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں۔

آریہ ۔ صفحہ [illegible] ۔ [illegible] [illegible] [illegible]

دنیا کا نقشہ بنایا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ثابت کرتے ہیں ۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ۔

مسلمان ۔ [illegible] تفسیر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تناسخ [illegible] [illegible] [illegible] ۔

آریہ ۔ صفحہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۔

مسلمان ۔ [illegible] [illegible] ہے ۔ حالانکہ [illegible] ثابت [illegible]

نہ کہ تناسخ کرکے [illegible] تناسخ کی بے بنیاد تعلیم آریوں ہی کے نصیب رہے ۔

صفحہ ۱۳ [illegible] پنڈت صاحب نے اول شغل تحریر کرکے روح اور مادہ عالم کو انادی

بنانے میں [illegible] مضمون نقل نہیں کرتے ۔ غرض [illegible] کی دلائل کا جواب

نہیں دیا ۔ اسی [illegible] پنڈت صاحب نہایت بے ادبانہ الفاظ [illegible] رسول مقبول کی نسبت

لکھے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ روح کے بارہ میں اہل اسلام کو علم نہیں ۔ قرآن شریف میں صرف اتنا ہی

لکھ دیا [illegible] ہم کہتے ہیں ۔ جیسا کہ روح کے بارہ میں اہل اسلام کو علم [illegible] پنڈتوں کے حواس خیال

میں بھی نہیں ۔ اگر [illegible] وید میں روحانی تعلیم ہوتی ۔ تو آریہ ورت [illegible] سے [illegible]

تھا ۔ بتوں کے آگے کیوں سر جھکاتا ۔ گویا آج تک ہندوستان کے [illegible] کی تلاش

بیسا ہیں۔ کیونکہ بھارت کے زمانہ سے آج تک تو بقول آریوں کے ہندوستان کے ہندو گمراہی ضلالت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے کی بھی کوئی شہادت نہیں ملتی۔ کہ کبھی ہندوں کو سچا مذہب نصیب ہوا ہو۔ بلکہ برعکس اسکے سری رام چندرجی کے وقت میں بھی بت پرستی موجود تھی غرضکہ آج تک ہندوستان کا یہی حال رہا ہے۔ جسطرف کسی نے چاہا اپنے خیال کو ہانک دیا۔ یہ ساری نحوست آریہ وید کے مشرکانہ تعلیم کی ہے۔

آریہ۔ صفحہ ۱۷۴۔ علاوہ براں آپ کی قرآنی ہاروت ماروت پر۔ زہرہ کی بدکاری اظہر من الشمس ہے

مسلمان۔ ہاروت ماروت ہمارے کوئی ہادی یا پیشوا نہ تھے۔ آپ کی سمات ویدی ہی جیسی ہونگی جو بہن بھائی حقیقی توام پیدا ہوئے۔ بھائی پر عاشق ہوگئی تھی۔ جسکا ذکر رگوید منتر ۱ منڈل ۱۰ میں ہے

آریہ۔ یہی زہرہ یعنی روز جمعہ آپکی معبودہ اور مقدسہ ہے۔ اسی کی خاطر تم نماز بجا لاتے ہو۔

مسلمان۔ یہاں معترض نے دبستان مذاہب کی عبارت نقل کرکے اعتراض کیا ہے۔ کہ محمد صاحب زہرہ پر عاشق تھے۔ مصنف دبستان مذاہب تو آتش پرست تھا۔ تعصب کی آتش میں جلا پنڈت صاحب نے بھی اپنے سرآمد بزرگوں کی تقلید نہ چھوڑی۔ ہمارے حضرت پر تہمت لگائی۔ بھلا جب آپنے پرمیشر اور خلقت کی پیدا کرنیوالی برہماں کو نہ چھوڑا اسپر اپنی دختر سے زناکاری کی تہمت جڑ دی تو اور کس کے پانی ہار تھے۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۰ سطر ۱۰ قرآن اس سے بالکل بیخبر ان ہے سچ پوچھو تو مصنف نادان ہے۔ قرآن زمین کو مستوی اور بساط کی مثال چپٹی اور پہاڑوں کو بمنزلہ میخوں کے بتلاتا ہے پس وہ قطع نظر عظمت جتلانے کے خداتعالی و مصنف قرآن کو بھی ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ زمین گول بلکہ نارنجی کی ڈول ہے۔ وہ ٹھہری نہیں بلکہ رواں ہے۔ پہاڑ میخیں نہیں بلکہ زمین سے ابھرے ہوئے ہیں۔ شہاب ثاقب و رعد کی ماہیت سے بدرجہ غایت دور ہے۔

مسلمان۔ قرآن شریف زمین کو چپٹی نہیں بتلاتا۔ نہ ساکن کہتا ہے۔ پہاڑ مانند میخوں کے زمین کے

دامن میں ہیں اور اوپر سے ہوتے ہی ہیں۔ اور کئی پہاڑ کپڑوں وغیرہ کے ذریعے سے بچاتے ہیں جنکو قرآن شریف بخوبی کیطرح بتلاتا ہے۔ وہ پہاڑ زمین کے دامن میں ہیں۔ جو کئی جگہ پاتال توڑ کنوئیں کھودنے سے دریافت ہوئے ہیں۔ آپ بساط اور سقف کے معنی نہیں سمجھے۔ حالانکہ زمین ہمارے لیئے بچھونا ہے اور نہ ہلنے سے مراد زمین کی ڈول یا لرزہ ہے نہ کہ اصلی فنا۔ شہاب ثاقب رعد کا جواب آپکو موقعہ پر دیا جائیگا۔ قرآن شریف کا مطلب فہمی میں آپکے جیسے نادان ہیں۔ قرآن شریف زمین و آسمان کی ہیئت بخوبی بتلاتا ہے۔ بلکہ آریہ وید کو شرماتا ہے۔ جسنے زمین وغیرہ کا کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ آپ ناحق تاویل کر کے آریہ وید کو ہیئت دان بتلاتے ہونگے یعنی چھاچھ پر مونچھیں منڈواتے ہو۔

قرآن شریف کی علمیت پر آریہ اعتراضوں کا جواب

آریہ۔ سورۃ الفرقان۔ ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملٰئکۃ تنزیلا۔

ترجمہ جسدن کہ پھٹ جائیگا آسمان ساتھ بدلی کے اور اتارے جاوینگے فرشتے اتارے جانیکر۔ افسوس کہ ہزار سال خدائی کردے ہنوز زمین و آسمان را نشناختی۔

مسلمان۔ اگر آپ آریہ وید پر افسوس کرتے تو سچا تھا کیونکہ آریہ وید کا مصنف بالکل زمین و آسمان سے ناآشنا تھا۔ یہاں کوئی افسوس کی جگہ نہیں۔ یہ ابر جو قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے حقیقی ہے نہ عنصری و مجازی۔

آریہ۔ سورۃ الانبیا۔ کیا نہیں دیکھا اُنہوں نے جو کفر ہوئے۔ یہ کہ آسمان و زمین بند ہوئی تھی۔ پس جدا کیا ہم نے ان دونوں کو۔ کیا زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔

مسلمان۔ جب زمین و آسمان ترکیب پذیر نہیں ہوئے تھے ونکا مادہ باہم ملا ہوا تھا یہاں اُسوقت کا ذکر ہے آپکی حیرانی سر نادانی ہے۔

آریہ - سورۂ سجدہ - یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون وانک عالم الغیب ترجمہ تدبیر کرتا ہے (خدا) کام کے آسمان سے طرف زمین کی - پھر چڑھ جاتا ہے - طرف آسمان کی بیچ ایک دن کے جسکی مقدار ہزار برس کی ہے - ان بوجھ جوم گننے سو یہی جاننے والا غیب کا - واہ رے ڈاک کے ہرکارے - تیری تعریف انوری کرتا ہے -

مسلمان - معنوں میں غلطی کرنے اور دہوکہ دینے کا تو پنڈت صاحب نے شاید ٹھیکہ لیا ہوا ہے اپنے دو خطوں میں خدا کا لفظ دہوکہ دینے کے لیئے لکھ مارا - حالانکہ یدبر الامر - اور یعرج کی ضمیر خدا کیطرف نہیں - بلکہ اُس فرشتہ کیطرف ہے - جو واسطے انتظام کسی امر کی آسمان سے زمین کیطرف آتا ہے - پھر تدبیر کر کے طرف آسمان کی جاتا ہے - اُس کا ایک دن کا راستہ انسان ہزار سال میں طے کرے - دیکھو تفسیر عزیزی مطبوعہ مطبع محمدی پریس لاہور و تفسیر حسینی جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ -

آریہ - سورۃ المومنون - ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق وما کنا عن الخلق غافلین ترجمہ تحقیق پیدا کیئے ہم نے اوپر تمہارے سات طبقے راہوں والے اور نہیں ہم پیدائش سے غافل - آسمان بھی بقول علماء محمدیاں کوئی سات پڑ پڑا خمہ ہوگا -

مسلمان - آسمان کے دیکھنے اور جاننے میں آریہ وید کا مصنف نابینا تھا - جیساکہ حال کے بعض نیچر خیال کے تعلیم یافتہ - پس نابینا اگر کسی شے کی نفی کرے تو اسکی تقلید کرنیوالا عقل کا نابینا ہے - گو چشم کا بینا ہو - ورنہ سات آسمان ضرور ہیں - اور سخت ہی ضرور - انکا نہ سمجھنا عقل کا قصور -

آریہ سورۃ الانبیاء میں ہے جسدن ہم لپیٹ لیویں گے آسمان کو جیساکہ لپیٹا ہے طومار کے رقعوں کا - معلوم ہوتا ہے - خدا بھی دفتری ہوگا - ورنہ اِس سجلی کے کیا معنے -

مسلمان - پنڈت صاحب شاید کسی نقال کی شاگردی کر چکے ہیں - ورنہ یہاں حجت کیا تھی بموجب محاورہ - وہ تعبہ لپٹنے کے معنے فنا ہے - جیساکوئی شے موجود نابود ہو جاتی ہے - تو کہا جاتا ہے اسکی صف لپیٹی گئی -

آریہ۔ **سورۃ الرعد** ۔ اللہ وہ ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے خدا۔ اگر اجمل رائے بہادر کے دہلی میں محل دیکھتا۔ تو یہ دعویٰ کبھی نہ کرتا۔ افسوس ہے یہ قرآن کی تعلیم ہے

مسلمان ۔ اگر آریہ کا مصنف زندہ ہوتا۔ تو وہ بھی آگنی اور سورج کی طرح رائے بہادر کو پرمیشور مانتا۔ جس نے اسقدر بلند محل بنائے۔ مگر خداوند کریم کے آگے تو آپکے بہادر کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

آریہ۔ جس دن آسمان کی کھال اتاری جاویگی۔ خدا پہلے جنم میں قصاب ہوگا۔ بکری بھیڑ کی کھال اتارتا

مسلمان ۔ کھال اتارنے سے بھی مراد فنا ہے۔ شاید پنڈت صاحب پہلے جنم میں نقال ہونگے۔ آپکو نقل خوب یاد ہے۔

آریہ۔ **سورہ الفطار** ۔ جس وقت کہ آسمان پھاڑا جاویگا۔ اور جس وقت کہ ستارہ نیچے گرائے جاویں گے۔ ہم اسکی بابت علماء اسٹرانومی کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

مسلمان ۔ کیوں نہ ہو۔ کہ ہم عقل با ہم عقل پرواز جیسے عقل کے اندھے آپ ہو۔ ویسا ہی آپکے علماء اسٹرانومی۔

آریہ۔ **سورۃ الرعد** ۔ تسبیح کرتا ہے گرجنے والا ساتھ تعریف اسکی کے۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

مسلمان ۔ رعد ایک فرشتہ ہے۔ جو بادلوں کا موکل ہے۔ اور اللہ کی تعریف و تسبیح کرتا رہتا ہے۔ اسواسطے اسکا نام گرجنے والا بباعث موکل ہونے بادلوں کے کہا گیا۔ ورنہ خود نہیں گرجتا۔ آپ اپنی عقل پر معمار لگاؤ۔ یہاں بادل کی گرج سے مراد نہیں۔ اور سورج کا پیٹنا ہی فنا کی مراد ہے۔

آریہ۔ **سورۃ التکویر** ۔ حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمیۃ **ترجمہ** یہاں تک کہ جب پہونچا سورج ڈوبنے کی جگہ پایا سورج کو کہ وہ ڈوبتا ہے کیچڑ کے چشمہ میں۔ ایس خدا سے تو ادنیٰ ادنیٰ نجومی بھی دانا ہیں۔ مگر حضرت کو سورج کا بھی علم نہیں۔ اور نہ طلوع و غروب کی خبر۔

مسلمان - آپ پنڈت بن کو لاج لگائی۔ آپ تو بے پنڈت بھی دانا ہیں۔ یہاں ذوالقرنین کا ذکر ہے کہ اسنے اپنے ذہن میں سمت کا سفر کرتے ہوئے جانا کہ سورج پانی میں ڈوبتا ہے۔ نہ یہ کہ دراصل سورج چشمہ میں ڈوبا تھا۔ وجدہا تغرب کے الفاظ صاف بتلاتے ہیں کہ اُس نے یعنی ذوالقرنین نے جانا کہ سورج پانی میں ڈوبتا ہے۔ نہ کہ خدا نے ہمارا خدا پرمیشر جیسا عقل کا اندھا نہیں۔ یہ آریہ پرمیشر کی دانائی ہے۔ جسنے سورج کو بھی پرمیشور کہا۔

آریہ - **سورہ ص** - حتی توارت بالحجاب ردوھا علی **ترجمہ** جب تک چھپ گیا آفتاب پردہ میں۔ واپس پھیر واسطے میرے۔

مسلمان - یہاں سورج کا واپس آنا نہیں حضرت سلیمان کی نماز عصر گھوڑوں کی محبت میں قضا ہو گئی تھی۔ حضرت سلیمان نے اُن گھوڑوں کو سزا دی تھی اُنکی واپسی کا ذکر ہے۔

آریہ - یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج - سوال کرتے ہیں تجھ سے اے محمد چاند سے کہو وقت ہیں۔ واسطے لوگوں کے اور حج کے۔ سوال از آسمان - جواب از ریسمان -

مسلمان - انکا سوال یہ نہ تھا کہ ہلال کس طرح ہوتا ہے۔ بلکہ یہ تھا کہ کس غرض سے ہوتا ہے سو انکو جواب پورا دیا گیا۔ ورنہ یہ تو وہ بخوبی جانتے تھے۔ کہ ہلال گردش کے سبب ہوتا ہے۔

آریہ - صفحہ ۷۴۰ - **سورۃ الطارق** - قسم ہے آسمان اور رات آنیوالی - اور کیا جانے تو کیا ہی تارا چمکتا - سورۃ الحجر اور ملک سے تحقیق ہمنے بیچ آسمان کے برجیں اور زینت دی ہمنے واسطے دیکھنے والوں کے اور محفوظ کیا ہمنے اُن کو ہر ایک شیطان رانده شده سے مگر جسنے چرایا سننے کو پیچھے لگتا ہے۔ اسکے شعلہ ظاہر۔ شہاب ثاقب کے بارہ میں جو کچھ علماء قرآن کا بیان ہے۔ سونے حرفوں میں تحریر ہو کر پنجاب یا کلکتہ یونیورسٹی میں لگایا جاوے۔

مسلمان - نہ آپ شہاب ثاقب کو سمجھے۔ نہ آپ جیسے طالب علم سمجھے۔ ناحق ٹکراں کھاتے ہو قرآن شریف نے شہاب ثاقب کا بیان درست فرمایا ہے۔ مگر یاد رہے کہ شہاب ثاقب وہ ستارہ

وانجراہنیں جو شدت حرارت کے باعث رات کو مثل تارا کے چمکتا زمین کیطرف آتا ہے۔ وہ شعلہ

اوریں جو عالم جنات آسمان پر جا بیوالوں کو مارے جاتے ہیں۔ چونکہ مابین زمین آسمان کے بہت

سیارات حائل ہیں۔ اسواسطے وہ شعلہ یا انکی روشنی زمین تک نہیں پہونچتی۔ بباعث سد سیارات

اوپہی اوپر رہتی ہے کیونکہ آسمان جملہ اجرام فلکیہ و ارضیہ کے اوپر مانند پردہ بضیوی کے ہے شاید

کبھی وہ شعلہ زمین کیطرف آتا نظر بھی آئے۔ تو نہایت خوفناک و چمکدار ہوتا ہے جس شعلہ کو دیکھکر

آنحضرت کے چچا بزرگوار حیران ہوئے تھے۔ وہی شعلہ تھا۔ ورنہ جسکو تم شہاب ثاقب خیال کرتے

ہو۔ وہ تو رات دن گرتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ اب وہ شعلہ شہاب ثاقب بہت کم ہیں

کیونکہ قوم جنات نے بھی جان لیا کہ ہکو آسمان پر جانے کی روکٹائی پڑتی ہے۔ اب وہ آسمان پر

کم جاتے ہیں۔ اور شعلے بھی کم ہوتے ہیں۔ حال کے ہیئت دان ضرور آپکی طرح انجرات کو شہاب ثاقب

تصور کر کے نکمے وسواس کرتے ہیں۔ بہتر ہوتا اگر آپکو شہاب ثاقب کے بارہ میں شبہ تھا تو شہاب ثاقب

کے بارہ میں کوئی ویدکی شرتی آریہ فنڈ کے خرچ سے موٹے حرفوں میں تحریر کرا کر کلکتہ یا پنجاب

یونیورسٹی میں بھیجدیتے۔ مگر ایسا ہو کیونکر آریہ پرشو اگر دوبارہ جنم لیویں تو بھی ایسا بیان نکر سکیں

نہ انکو مراتب فلکیہ کی خبر ہے۔

آریہ۔ سورۃ الرعد ۔ اللہ وہ ہے جسنے کھینچا زمین کو اور کئے بیچ اسکے پہاڑ

سورۃ النحل ۔ ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھ تمہارے۔

سورۃ النساء ۔ ہمنے نہیں بنائی زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اتارا آسمان سے

پانی۔ خدا کے جغرافیہ پر جسقدر علما محمدی فخر کریں بجا ہے۔

مسلمان ۔ اسکا جواب ہم پیچھے دے چکے ہیں آپکا وسواس نہیں بلکہ دیدہ و دانستہ بکواس ہے۔

آریہ - ۲۴۴ - **سورۃ النور** - ترجمہ تُنے نہیں دیکھا کہ اللہ ہانک لاتا ہے۔ بادلوں کو پھر اُن کو ملاتا ہے۔ پھر اُن کو رکھتا ہے تہ بتہ پھر تو دیکھئے مینہ نکلتا ہے۔ اُن کے بیچ سے۔ اور اوتارتا ہے اُسمیں سے آسمان سے اُسمیں سے جو پہاڑ ہیں اولوں کے۔

مسلمان - بھلا صاحب اِس آپکی حیرانی کا علاج کیا ہو۔ اولوں کی پہاڑ سے وہ قرعہ مراد ہے جہاں پہ باعث برودت اولہ بنتے ہیں۔ اور پانی جم کر مثل پہاڑ کے ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف کا بیان جھوٹ نہیں۔ عین ٹھیک ہے۔ آریہ وید کے مصنف کی طرح بادلوں کے مارنے کے لئے سورج کی ہاتھ لاٹھی نہ پکڑائی۔ رگوید ادھیائے ۳۲ منتر ۸ ملاحظہ فرمائیے۔

آریہ - صفحہ ۲۴۵ - حدیث میں ہے کہ غبار مدینہ میں شفا ہے۔ اور ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہے۔

مسلمان - غبار مدینہ میں شفا ہونا آنحضرت کی زندگی میں آپکا معجزہ تھا۔ ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو پکارنا اُنکی عقل اور علم کے مطابق ہے جسکو بجز اُس انسان کے جو مشاہدہ باطن ہو اور کوئی نہیں سُن سکتا۔ یہ تو پہاڑ ہے۔ اور طرح طرح کی تاثیر کے پتھر ہیں۔ رامچندر کے ساتھ شادی کرنے کے وقت جب سیتا جی نے گورجا کے پتھر کو پوجا تو ایک ہی پتھر بول اوٹھا تھا۔ دیکھو راماین خوشتر صفحہ ۱۵ تا ۲۶ مطبوعہ نولکشور پریس ۱۸۶۸ء

آریہ - اہل عرب کی جہالت اور وحشی پن پر مولوی الطاف حسین حالی فرماتے ہیں۔

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی	نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
پہاڑ اور صحرا میں ڈیرہ تھا سب کا	تلے آسمان کے بسیرا تھا سب کا

مسلمان - مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں۔ یہ حالت عرب کی آنحضرت کے ظہور سے پہلے ضرور تھی۔

آنحضرت کی برکت سے اہل عرب کل ملکوں پر فوق لے گئے - مگر آریوں کی جہالت باوجود ویدی پیروی کے ضرور مشہور ہے - صفحہ ۱۹۱ خبط احمدیہ میں آپکو بھی اسکا اقبال ہے - جو آپکی جان کا وبال ہے -

آریہ - صفحہ ۲۴۷ - عقل کو دخل دینا گناہ ہے - قیاس کرنا حدیث رد کرنے سے شیطان بنا ہے -

مسلمان - خداوندکریم کے کل کاموں میں انسان کی عقل عاجز ہے - جہاں تک خدا نے انسانکو سمجھ کی طاقت دی ہے - وہاں تک سمجھ سکتا ہے - جو کام خداوندکریم کا محال عقل ہو - اُسمیں ناحق رو گردانے کرنا عقل کا گھاٹا ہے - خدا کے باریک بھیدوں کو عقل بالکل نہیں پا سکتی - اسکے آپ بھی قائل ہیں دیکھو اپنے خبط شروع کتاب کی سطر دوم -

اے عظمت قدرت تو برتر ✣ از درک علم و عقل و افکار

دروغ گو را حافظہ نباشد - آپکا اعتراض نکما ہے -

آریہ - صفحہ ۲۴۹ تحفہ اثنا عشریہ میں ہے - کہ عائشہ یک دختر خانہ پرور خود را بیار است و گفت بعض جوانان قریش را سبب ایں دختر آراستہ و پیراستہ شکار میکنم - وا و را مشغول محبت ایں دختر مے سازم کہ بے اختیار خواہان شکل او شود - و دام انقیاد من در آید - دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۵۳۶ - نولکشور ۱۳۰۲ھ

مسلمان - اگر آپ تحفہ اثنا عشریہ دیکھ لیتے تو آپکو شرمندگی نہ اوٹھانی پڑتی - تحفہ مذکور میں ایک شیعہ کے ایسے اعتراض کا رد ہے - مصنف تحفہ نے اس اعتراض کو لغو ثابت کرایا ہے - پنڈت جی آپکو ایسے لغو اعتراضوں کا کیا حاصل - دختر پروری کرکے لوگوں کو فریفتہ کرنیکی رسم تو ویدی پیروان میں قدیم سے جاری ہے - جو اپنی نیک دختروں کو آراستہ کرکے میدان میں لاتے ہے - ہار جیت کی باری لگاکر **سویمبر** کی رسم سے جوانان ہند کو مبتلا کرتے تھے

حاشیہ ١ ہندؤوں میں سویمبر ایک رسم ہے - ہار جیت کی باری لگادیتے تھے جو شخص ہاری جیت جاتا تھا اُسے دختر کو بیاہ دیتا - رامچندر نے کمان کو اٹھاکر سیتا کو جیتا - کورو پانڈو نے تیر اندازی [illegible] سے ایک دختر کا بیاہ کیا - وغیرہ وغیرہ -

کسی نے دھنک توڑ دیا۔ کسی نے تیر اندازی کرائی۔

آریہ ۔ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۵ ۔ قرآن کے رو سے خدا گمراہ کرتا ہے ۔ اور شیطان گمراہ کرتا ہے ۔

عجب حالت ہے طرفہ ماجرا ہے | خدا شیطان ہے شیطان خدا ہے

کیا گمراہ دونوں نے جہاں کو | لکھا قرآن میں یہ برملا ہے

خدا سے ہے وہ بہکانے کو مامور | خبیث شیطان ملزم بن رہا ہے

خدا کے حکم کی کرتا ہے تعمیل | خدا ہی سے شرارت کی بنا ہے

پڑھو آیات قرآنی بخوبی | نتیجہ مومنوں سوچ کیا ہے

خدا کے واسطے یہ کفر چھوڑو | خبیث کیوں جان سے پیارا کیا ہے

نہ ہم کہتے ہیں خود کہتا ہے قرآن | خدا شیطان ہے شیطان خدا ہے

مسلمان ۔ پنڈت صاحب نے یہ اعتراض قرآن شریف کی چند آیات پر کیا ہے ۔ حالانکہ پنڈت صاحب نے جو پہلے ہی آیت درج کی ۔ اسمیں خداوند کریم صاف فرماتے ہیں ۔ کہ انہیں کو گمراہ کرتا ہے جو بے علم ہیں ۔ پس اس اعتراض سے پنڈت صاحب کے ناسمجھی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ پنڈت صاحب ہمکو یہ تو بتلائیے ۔ کہ وید کو چھوڑ کر بدھ وغیرہ جسقدر خلقت مرتد ہوتی ۔ جنکو آریہ لوگ گمراہ کہتے ہیں ۔ وہ ویدی پرمیشور سے جبراً گمراہ ہوئے ہیں ۔ یا اسکی بیخبری میں ۔ جبراً ہوئے تو ناطاقت ٹھہرا ۔ بے خبری میں ہوئے تو اندھا اور بیخبر ہوا ۔ پرمیشر کی مرضی سے ہوئے ۔ تو آریہ پرمیشر شیطان یا شیطان کا باپ سمجھو یا سمجھ لیا ہے بھی سچ ۔ کیونکہ آریہ پرمیشر خود تناسخ کی بنا قایم کرنے کے لیئے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے ۔ نیوگ جیسا کبیرہ گناہ زناکاری کے تو وید میں خود آگیا دیتا ہے ۔

عجب حالت طرفہ ماجرا ہے	نہ ناکامی کی اشتہیت بنا ہے
نہ ہم کہتے ہیں کہتے ہیں دیانند	کہ ویدوں میں نیوگت کی بنا ہے

آریہ ۔ صفحہ ۲۲۵۔ اب اسلام کے برخوردار بچوں کو دو حالتوں کا سامنا آپڑا والا ہے۔ بعض کو تو آچکا ہے۔ یا تو تعلیم کے پانی اور عقل کے شکل کر لینے اور علمی کتابوں کے دیکھنے سے ویدک ہو جاویں گے یا تکذیب براہین احمدیہ نسخہ خبط احمدیہ کا مطالعہ کیا تو آریہ دھرم اختیار کریں گے۔

مسلمان ۔ آپ اپنا آپ سنبھالو ویدوں کیطرف تو آریہ فرقہ کی جھک جھکائی ہے۔ آج نہ ہوئی کل ہوئی۔ سکر شہر پنڈلا رہتے تو فوراً کل آریہ ویدک ہو جاتے۔ کیونکہ ملکی معاملات کے لئے ولایت میں اسکو اپنا پیشوا بنایا تھا۔ ہندوستان میں مذہبی پیشوا بنا لیتے۔ اب آریوں نے اہل اسلام کے ساتھ مذہبی چھیڑ چھاڑ کی ہے ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اس چھیڑ چھاڑ کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری اس کتاب تائید براہین احمدیہ کا مطالعہ کریں گے۔ تو بہت آریہ نیک نہاد بچے اسلام قبول کرلیں گے۔ ابھی تک بابا وید صاحب کو کانوں سے سنتے ہیں جب اردو ترجمہ ہو گیا۔ تو بابا صاحب نرے بے عقل داڑھی ہلانے والے ثابت ہوں گے۔ خود اس سے نفرت کریں گے۔

کھل جائیں تیری نرگس آنکھیں جو دیکھے اسکو

جب تک نہیں ہے دیکھا باتیں بنا رہی ہیں

آریہ ۔ صفحہ ۲۰۹۔ ابو البشر مسلمانوں کے جد امجد قائم الرائے نہ تھے۔ باوجودیکہ فطرتاً نیک پیدا کئے گئے تھے۔ مگر اپنی عقل سے چاہ جہالت میں گرے۔ اور دانائی سے نافہمی حاصل کر ملعون ہوئے۔ باپ پر بیٹا تخم پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا ہونا چاہئے تھا۔ اسواسطے انکی اولاد یعنی محمدی لوگ قائم الرائے نہیں۔ صفحہ ۲۱۰ اسواد کو اپنی عمر کا ایک حصہ دیکر بدم

سنہ انکار کیا۔

مسلمان۔ آپ نے حضرت آدم صفی اللہ کی نسبت جسقدر بیہودہ الفاظ استعمال کیے۔ یہ آپکی سنگدلی اور عادت کا باعث ہے حضرت موصوف نے اپنی اسے نہیں بدلی۔ یہ انکا سہو تھا۔ سہو کو ہر ایک پاپ نہیں قرار دیتا۔ مگر مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپکو آدم زاد ہونے سے کیوں نفرت ہے۔ پہلے تو آپ حضرت آدم کو ابو البشر بتلاتے ہو۔ پھر اپنے آپکو مستثنیٰ کر کے صرف مسلمانوں کا جد امجد بتلاتے ہو۔ کیا آپ بشر نہیں۔ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ جسقدر آپنے اعتراض کیے تقاضائے بشری سے ضرور بیجا ہیں۔ پھر تعجب یہ ہے کہ آپنے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۲۳ سے لیکر چند صفحہ سیاہ کر کے اپنے آپ کو ابن آدم کا بیٹا ثابت کرنے میں زور لگایا۔ اب آپکی اولاد ہونے کا صاف انکار ہے۔ آپ کو نسبت الٹی کرنی خوب آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آپنے پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی تقلید کی جسنے اپنی ابتدائی عمر میں اپنے والدین کو چھوڑ دیا۔ اور آپ فوت ہوئے

آریہ۔ صفحہ ۱۴۹۔ اسکی اولاد سے محمد صاحب بھی اسی شئی کے خمیر تھے۔ پہلے کعبہ کیطرف سجدہ کرتے تھے۔ مدینہ میں جا کر بپاس خاطر یہود بیت المقدس کیطرف سجدہ کرنے لگے خرما کے بارہ میں رائے دیکر پھر غلطی کا اقرار کیا۔ آپکو مرگی کی بیماری تھی کبھی کبھی غش ہو جاتا تھا۔

مسلمان۔ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرنا بحکم خدا تھا۔ خرما کے بارہ میں رائے کوئی نہیں بدلی۔ یہ ایک دنیاوی کام تھا۔ سو دنیا کے کام میں دنیادار زیادہ دانا ہوتے ہیں پیغمبر صاحب نے انکی دانائی پر اکتفا کیا۔ آپنے سوامی دیانند صاحب کی تائید کے نہ ہونے کے عوض آنحضرت پر طعنہ کیا۔ بھلا آنحضرت سے ایک لنگوٹی پوش سنیاسی کو کیا نسبت تھی جو اپنے والدین کو چھوڑ کر بھیک کے ٹکڑے کھاتا پھرا۔

ویداور آریہ پرمیشور کی عقلیت

رگوید اشٹک اول کی شرتیاں ذیل بطور مشتے نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

اے اگنی لوگ تمہیں اپنے گھروں میں محفوظ جگہ روشن کرتے ہیں۔ اے عاقل اگنی تو اپنے جسم کو آپ جلانیوالا ہے۔ تو اپنے والدین کے گھر رہتا ہے اور ہمیں اولاد عطا کرتا ہے۔

وید کے مصنف کی عقل سمجھیے جس آگ کے والدین بھی مقرر کرتے ہیں جسکے والدین ہونگے اسکی اولاد بھی ہوگی۔ پھر حیرت یہ ہے کہ آگ نے اپنی والدہ کو نہ جلایا۔ جسکے شکم میں رہی۔ شاید سوخت جلانیوالی طاقت معدوم ہوگئی۔ آریہ صاحبان مصنف وید کی عقل پر جسقدر فخر کریں تھوڑا ہے۔

(۲) اے اگنی نیک کاموں کو ترقی دینے والی جن دیوتاؤں کی ہم پوجا کرتے ہیں انکو معہ انکی استریوں کے شریک کر۔

ہم تو سمجھتے تھے کہ دیوتا ایک قسم نوری فرشتہ ہوں گے۔ وید کے صاحب انکو عیالدار بیان کرتے ہیں۔ پھر ہر سال سے انکی اولاد تو بیشمار بڑھ گئی ہوگی۔ شاید سوم کی رس کا قطرہ بھی پینے کو نہ ملتا ہو۔ آریہ صاحبان کو چاہیے کچھ چندہ جمع کرکے ان کو بھی بھیجا کریں۔ بیچارے شیرخوار دیوتا بھوکے نہ مریں۔

(۳) اندر کا شکم سوم کا رس پینے سے سمندر کی مانند پھولتا ہے۔ اے خوبصورت زنخدان والے اندر ان تعریفوں سے خوش ہو۔

پیٹ بڑے شکم والا اندر خوب صحت ٹھیک ہوگا۔ مصنف وید نے شکم کا تشبیہ تو سمندر سے دی زنخدان

[illegible] پہلے [illegible] دیتا تو عزت ہوتا۔

[illegible] کوئی [illegible] وہ شخص پوجاری بہشت کو حاصل کریں۔ ایسا ہو کہ بڑوں جو
[illegible] تعریف کرتے ہیں اور جیسے روشن کرتے ہیں انکی عمر دراز ہو۔ ہم لڑائیوں میں لوٹ
حاصل کریں۔

[illegible] کی تعلیم تو حضرت وید صاحب خوب سکھلاتے ہیں۔ گر ویدی پرمیشور کچھ مدد
نہیں [illegible] بادشاہوں سے ویدی پیشران کا مال لٹوا تا رہا۔

(۵) [illegible] یہ [illegible] ہیں۔ اسواسطے اسے برہم چاری جل کی تعریف کرنے میں مستعد
ہو۔ اسے جل تمام بیماریوں سے کھونیوالی [illegible] کو ہمیں بدن کے فایدہ کیواسطے پیا۔

[illegible] جل [illegible] تعریف کرنیوالے پرمیشور کو جل میں ڈوب مرنا چاہیے۔

(۶) [illegible] وہ سے اندر گو ہم مستحق نہ ہوں پھر تو ہمیں ہزار عمدہ گوییں اور
گھوڑے [illegible] مالا مال کر۔

بقول [illegible] کا پھل ملتا ہے۔ پھر یہ دعا کس کام بغیر استحقاق پرمیشور کس کے طویلہ
سے گھوڑے کھول دیگا۔

(۷) اے اندر جو ہمیں گالیاں دے اسے عادت کر جو ہمیں نقصان پہونچاتا ہے
اسے قتل کر۔

پرمیشور کی [illegible] ظاہر کیا ہے۔

(۸) اے اندر اور اگنی نعمتوں کے عطا کرنیوالو۔ خواہ پاتال لوک، مرت لوک، سرگ
لوک جہاں کہیں تم ہو۔ وہاں سے یہاں آؤ۔ [illegible] آگ پیو۔

پرمیشور صاحب غیب دان بھی خوب ہیں ایسے اندیا وشد پرمیشور سے امید کیا ہو سکتی

نتیجہ یہ ہے کہ اِندر دیوتا ورن دیوتا اگنی دیوتا سمندر دیوتا دھرتی دیوتا ان دیوتاؤں

سے بالکل پچھاڑی ان دعاؤں پر متوجہ ہیں۔

خدا جانے پرمیشور کو کیا مصیبت پڑی۔ سمندر دیوتا کی برات طلب کرتا ہے۔

(۱۰) جیت اے اندر ایسی لڑائیوں میں ہماری حفاظت کر جہاں بہت لوٹ ہمارے

ہاتھ آوے۔

یہاں تو آریہ پرمیشور نے لوٹ کی طلبگاری میں محمود غزنوی کے بھی کان کترے۔ ہائے پرمیشور ہو کر

ایسی بوالہوسی نہیں چاہیئے۔

(۱۱) اے اندر جسکی انسان بہت تعریف کرتے ہیں متحرک ہو۔ اور دشمنوں پر چڑھ کر

ہو کر ان کو قتل کر۔

ایسے بہادر اندر مہاراج بیرطیو اور محمود غزنوی کے وقت کہاں گئے تھے ان پر چڑھ دوڑتے

تو سومنات کی مٹی کیوں پلید ہوتی۔

(۱۲) اے اگنی جو تو دو لکڑیوں کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے اس پاک کئے ہوئے

گھی کو کھا۔

دیانند اگنی کے معنے پرمیشور کرتے ہیں۔ یہ عجب پرمیشور ہے۔ جو دو لکڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا

ہے۔ دیا سلائی کی ڈبیاں تو آریہ پرمیشور کی پیدائش کا مخزن ہوئیں۔

(۱۳) اے مینہ برسانیوالے تمام خواہشوں کے پورا کرنیوالے اس بادل کو کھولدے

تو ہمیشہ ہماری درخواستیں قبول کرتا رہا ہے۔ مینہ برسانیوالا اور مالک اندر ہے۔

ہمارے معترض پنڈت صاحب اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ کہ مینہ یعنی ہوم کے ذریعہ بارش

ہوتی۔ شاید ویدی اندر سے آریوں کی کچھ گڑبڑ ہو گئی ہوگی۔ جبھی تو اسکی طاقت کے برخلاف ہوم کا

[illegible] سے مقصود ہے [illegible] کہ [illegible] خشکی
[illegible] ہیں۔ آسمان کی [illegible] پہ پہنچ گئے
[illegible] اور آسمان سے [illegible] ہیں۔

[illegible] والی [illegible]

[illegible] صحیح بیان پیشوا [illegible] کا دعویٰ [illegible]
[illegible] ایسا ہو کہ [illegible] وسیع ہو جائے [illegible]
[illegible] ہو جاتے۔

[illegible] زمین کو کوئی [illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] تو [illegible] زمین کو فراخ کر دیتے۔ آریہ صاحبان [illegible] طاقت
[illegible] کسی شخص سے کوئی چیز پیدا کرنے کی طاقت آریہ پیشوا [illegible]
[illegible] سے موتی پانی [illegible] ہیں۔ بولا ہوں [illegible]
[illegible] چاہئیں۔

[illegible] کیفیت [illegible] دریا [illegible]
[illegible] خدا کو گرا دیا۔

یہ [illegible] شک اول کی شرتیاں کا انتخاب ہے جن کے [illegible] چودھویں صدی عیسوی میں [illegible]
[illegible] اور [illegible] لایق مفسروں نے کئے۔ جس کا ترجمہ [illegible] میں دہلی [illegible] کی زیر نگرانی [illegible]
لالہ [illegible] صاحب ہندو آریہ اور جناب پروفیسر ولسن صاحب لایق یورپین [illegible] آنکی لیاقت
کے مقابلہ پر [illegible] آریہ [illegible] کی خاک بھی لیاقت نہیں بلکہ خود حال کے آریہ شرمندگی [illegible]
اردو ترجمہ پیش کر کے ناحق موجودہ ترجمہ کو صرف ہیچ تقریر سے غلط بیان کر کے ناواقف آریوں

کو طفل تسلی دیتے ہیں۔ لیکن آجتک کسی لائق آریہ نے ترجمہ موجودہ کے مقابلہ پر اپنا ترجمہ کر کے نہیں دکھلایا دکھلائیں۔ کیا کچھہ اور معنی بن نہیں پڑتے۔ خواہ ہزار تاویل کریں۔ اب ناظرین خیال فرما دیں کہ خدا کا الہام ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ آریہ وید ہے۔ کہیں اسمیں خدا کا پتہ بھی ملتا ہے۔ اور کہیں علمی کا نام و نشان بھی ہے۔ کہیں توحید کی بو بھی آتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ ایسے وید کا پارسل کر دریا ہوگلی کیطرف روانہ فرما دیں۔ اب تعلیم کا وقت قرآن شریف کی توحید کی تعلیم کا زور ہے۔ جہالت کا وقت دن بدن دور ہوتا جاتا ہے۔ خداوند کریم کا ذکر کرو۔ اسلام قبول کرنے کی فکر کرو۔

قرآن شریف کی گلستان و بوستاں

آریہ۔ صفحہ ۲۱۴۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ کہ عقل کے موافق قانون قدرت کے مطابق صداقت کے قریں لذت جسمانی اور شہوت نفسانی سے اعلیٰ ترین کونسی نجات ہے۔

مسلمان ۔ صفحہ ۲۰۵ تا ۲۱۴ پنڈت صاحب نے قرآن شریف کی وہ آیات درج کرکے اعتراض کیا ہے۔ جو بہشت کے متعلق ہیں۔ چنانچہ سورہ نساء والذین سے ظلیلا تک ترجمہ جو لوگ یقین لائے اور نیکیاں کیں۔ انکو ہم داخل کریں گے باغوں میں۔ جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور ہمیشہ رہینگی۔ ان کو بیبیاں اور وہاں عورتیں ہیں ستھری اور گہنی چھاؤں۔ اور **سورہ دخان** ڈر والے گھر میں ہیں۔ چین کے باغوں ہیں۔ اور چشموں میں پہنتے ہیں۔ پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھے کی ایک دوسرے کے سامنے اور بیاہ دینگے ان کو حوریں۔ **سورہ انبیا** ان للمتقین سے حسابا تک۔ **ترجمہ** بیشک ڈر والوں کو مراد ملتی ہے۔ باغ ہیں اور انگور اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی اور پیالہ چھلکتا۔ نہ سنیں گی وہاں بکنا اور نہ مکرانا۔

اب ناظرین تعصب کو چھوڑ غور فرما دیں۔ کہ خداوند کریم نے جو بہشت کا وعدہ فرمایا ہے عیش کی

یہ مسئلہ بھی ہم اور عادت انسانی کے مطابق قانون قدرت کے مطابق ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ کھانے
پینے اور بہشت کے مکانات کا سارا بندوبست ایسا ہے۔ جیسا کہ انسان اس جہان میں بطور فرق
بہتر پا سکتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے۔ کہ اس عالم میں جسقدر لذات اور اشیاء موجود ہیں۔ عالم بہشت
کی اشیاء و لذات ان سے کروڑ درجہ بہتر اور نعمات کی قسم سے ہیں۔ علاوہ اس کے وہاں ہمیشہ
رہنے کا وعدہ ہے۔ پھر فضولیات اور کثافت بالکل نہیں۔ بعد مرگ جو انسان کی روح باقی رہتی ہے وہ
عالم لطیف میں ہے اور ایک لطیف چیز ہے۔ اس کے مطابق عالم بہشت بھی لطیف۔ اور روح کی عادت
و بناوٹ کے مطابق ہوگی۔ علاوہ ان لذات کے دیدار خداوندی جو خوشی سے نصیب ہوگا۔
وہ زیادہ تر لطف کی بات ہے۔ اور عادت آخری کا نتیجہ ہے۔ اور بعض اہل اللہ جو عشق و شوق
میں بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ تو اس سے بمقابلہ دیدار خداوندی دیگر لذات بہشت کو پسند نہیں کرتے۔ اس
عالم بہشت پر طعنہ زنی یا ہنسی کرنے کسی بھلے انسان یا عقیل کا کام نہیں جنکی عادتیں ہمارے
گو ہمارے شہر سے عقیل و فہیم و حلیم مشہور ہیں۔ علم ادب سے بہرہ ور نہیں۔ وہ ضرور بھنگڑوں کیطرح
عالم بہشت پر ہنسی کرتے ہیں۔ اب ہم اس معترض آریہ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آپکو بہشت پر کیونکر
اعتراض ہے۔ خداوند کریم نے عالم اجسام خاص مصلحت کے رو سے پیدا کیا۔ پھر خود اس کو چند
روزہ اور بے بنیاد فرمایا۔ عالم بہشت کے مقابلہ میں بھدا اور لغو ہے۔ اہل اسلام اسکو چندروزہ اور
بے بنیاد تصور کرتے ہیں۔ گو دنیا میں گزران کے لیے طرح طرح کے کام تجارت وغیرہ کرتے ہیں تاہم
اس عالم کی خوشی کو چندروزہ اور نکمی خیال کرکے تصور رہتے ہیں۔ اور خداوند کریم نے بھی اس کو
ایک بار فنا کرکے پھر دوسری بار پیدا کرنیکا کہیں وعدہ نہیں فرمایا۔ غرضیکہ اہل اسلام کے نزدیک یہ
عالم نفرت کی نگاہوں سے دیکھنے کے لائق ہے۔ اور عالم بہشت کی خوشی قبول کرنے کے لائق۔
قانون قدرت کے مطابق۔ آپ فرماتے ہیں آپکو اس عالم اجسام کے سواء اور کوئی عالم نصیب ہے نہیں
نہ آپکے پرمیشور کو اسکی خبر۔ نہ انہیں ایسا لطیف عالم پیدا کرنے کی طاقت آپ کو پیدا کرکے بار

بار بار ہی بھدی نیچے عالم میں پھنستا ہے۔ ایسی عالم اجسام میں ٹکریں کھاتا ہے کیا تعجب کی بات نہیں
ہٹ دھرمی اور بے شرمی کی بات نہیں۔ کہ عالم بہشت کو ہنسی اور ٹھٹھہ کیا جاوے جو عالم اجسام سے
بہتر اور پاک ہے۔ اور خود معہ پرمیشور کے عالم اجسام میں اور کمی خوشی میں رہنے کو جی چاہے۔
اگر چند روز پرے کرکے یہ عالم فنا بھی ہو۔ تو پھر آریہ پرمیشور کو اچھے چھے۔۔۔ عالم کے گھٹی اور
انہیں محلوں اور دوکانوں چند روزہ میں آریوں کو پھنسائے۔ ظاہر ہو جاتا ہو اگر لوٹ کے گور۔۔۔
والی مستورات کیطرف مائل کرائے۔ اور کسی کو کتنا بتلا بنائے۔ اسے عالم بہشت کو ہنسی کرنیوالی۔۔۔
جب تمکو ایسے پاک عالم پر طعنہ ہے۔ تو آپکو چاہیئے کہ اس بے بنیاد عالم کے محلوں۔۔۔
اپنی چند روزہ عورتوں کو چھوڑ کسی جنگل میں جا بیٹھو۔ پھر اس جنگل میں جاکر نہیں پاؤ۔۔۔
عورت اور مرد کی صحبت باہمی کے ذریعہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ تم عورت اور مرد۔۔۔
برا خیال کرتے ہو۔ آپ کو چاہیئے کہ فوراً اپنی پیدائش کا ذریعہ یاد کرکے کسی تالاب اور۔۔۔
اگر کچھ ہمت نہیں تو پھر عالم بہشت طعنہ مت کرو۔

آریہ وید کا ویرانہ اور آریہ پرمیشور کا کلبی خانہ

قرآن شریف کی گلستان بوستاں تو سن چکے۔ اب آریہ وید کا ویرانہ اور آریہ پرمیشور کی۔۔۔
فسانہ بھی سنو۔ پنڈت صاحب نے قرآن شریف کے مقابلہ پر آریہ وید کی چند شرتیاں درج کی ہیں
منجملہ جنکے بطور مشتے نمونہ از خروارہ۔ ہم ایک شرتی دکھلاتے ہیں۔ شرتی نمبر ۱ صفحہ ۔۔۔
ترجمہ گیان وپ یگیہ اور آتما روپ وید کی پرمیشر کو دکشنا دیتے جو گرہست
میں پرپن ہوتے ہیں۔ پرمیشر کی مہربانی سے گرہست سکھ پراپت ہوتا ہی۔ اور دکشنا
والے جیوں کیواسطے سب روحانی سکھ نیت کیے گئے ہیں۔ اور ان جیوں کے
پران انکی بدھی بڑھانیوالے ہوتے ہیں۔ اور تمام جیوں میں نہایت پڑی بدھی ہے

اور انکا پھیر یا بھی اور پرماتما کے ساتھ استھر رہتا ہے - اور وہ سب آپس میں ایک
دوسرے کو دیکھتے اور ملتے ہیں۔

چاہئے [illegible] خیال فرمائیں کہ وید کے رو سے یہ مکتی خانہ چند روزہ ہے جس پر [illegible] کے [illegible]
[illegible] بعض [illegible] بعض کپڑوں کو [illegible]
[illegible] شریف کا مضمون [illegible]
[illegible] نام و نشان نہیں [illegible] آریہ صاحب [illegible]
[illegible] ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں [illegible]
[illegible] کیا [illegible] باہم [illegible] یہاں سے آج نکلے کل نکلے - آخر
پھر کسی کو کسی [illegible] چھوڑ ہی جانا ہے - خود نکلیں گے تو [illegible]
[illegible] آریہ صاحبان کو صلاح دیتے ہیں کہ جب پرمیشر مکتی خانہ سے [illegible]
باہر نکالے - تو ایک [illegible] عناصر کے دفعہ کے نشان پر [illegible]
[illegible] کی طرف دیکھتے ہیں - مگر کپڑا وغیرہ کا کوئی بندوبست نہیں [illegible]
[illegible] ہے - [illegible] - پردہ وغیرہ کا کیا حال ہوگا [illegible]
[illegible] پہننے کی رسم ہے - [illegible]
[illegible]
[illegible] القرآن شریف [illegible]
[illegible] پرمیشر کی عقل مفقود ہے بلکہ بے وجود [illegible]
ہے - اگر کچھ ہے تو سراسر مردود ہے۔

[illegible] ہزاروں ہا کوسوں دور گئے تھے - اور یہاں کی حالت
[illegible]

مسلمان - پنڈت جی آپ سچ فرماتے ہیں مگر اب ہم تو ایسے دور گئے ہو چکے ہیں کہ ادھر کی طرف آنے
کی امید ہی نہیں - ہاں آپ سوامی دیانند صاحب اور آریہ مت پر بھولے پھرتے ہو - لیکن اس کے
جواب میں پنڈت شیو نرائن صاحب فاضل ہندو یوں فرماتے ہیں - ہمارا خیال ہے کہ دیانندی فرقہ
جس ناپاک بنیاد پر قائم کیا گیا ہے - اس کے نتیجے آخرکار ہمارے ملک کے حق میں بہت مضرات ثابت
ہوں گے - دیکھو صفحہ رسالہ دھرم جیون مطبع ۱۸۹۰ء دیانندی فرقہ کی مجرمانہ کارروائیاں - پھر فرماتے ہیں
کہ اگر تم ایک ایسے مذہب کی تلاش میں ہو - جس میں حالی زندگی اور پاکیزگی اور سچائی کی کچھ بھی ضرورت نہیں
اور بلکہ ترقی کے نام سے ہر ایک فریب جائز ہو - ہر ایک شرارت روا ہو تو دیانندی مذہب اختیار کرنے سے
بہتر کل مقصد پورا ہو سکتا ہے -

آریہ - صفحہ ۲۳۳ جس قدر وید میں نہایت فلاسفیت بھری ہوئی ہے مجھ تو کرنا حضرت عرش آشیانی
جو اس کے جاننے اور سمجھنے سے معذور ہیں -

مسلمان - علمیت اور فلاسفیت کا نام تو پہلے اہل اسلام نے دیگر مذاہب نے اڑایا - ورنہ ویدی مصنف
[illegible] علمیت اور فلاسفیت کی خبر نہیں - آپ کبھی تحقیق کتوں کا [illegible]
[illegible] تمام ملکوں میں اور امریکہ میں اوپدیش کرتے گئے -
[illegible] سوائے بت پرستی و آتش پرستی
[illegible] آپ خیال فرماویں آپکا کس قدر دعویٰ ہے [illegible]
[illegible] دیانند نے توحید کی طرف رغبت دلائی [illegible]

[illegible]

آنحضرت کی نسبت پیشگوئیاں پر پنڈت صاحب کا جواب

آریہ - صفحہ ۳۳۵ محمد صاحب کا یہ دعویٰ سراپا بے ثبوت ہے - کہ یہود کہتے ہیں - عزیز ابن اللہ سورہ توبہ قالت الیہود عزیز ابن اللہ نہ بائبل میں ہے نہ کسی حدیث میں -

مسلمان - یہود کا عزیز ابن اللہ کہنا عملی طور پر تھا - نہ کسی الہام یا نبی کے کلام کے ذریعہ اسکا بائبل یا حدیث میں درج ہونا کیا معنی رکھتا ہے کیا یہ فرض ہے - کہ کُل واقعات اندرونی بیرونی یہود کی کتابوں میں درج ہوں - جو واقعہ درج نہ ہو - وہ واقعہ ہی نہیں ہوا - آپکو ایسے اعتراض چھانٹتے ہوئے شرم نہیں آتی -

آریہ - صفحہ ۳۳۶ - استثنا باب ۳۳ - آیت ۲ میں اشارتاً یا کنایتاً محمد کا نام نہیں - اصل عبارت یہ ہے - اُسنے کہا کہ خدا سینا سے آیا - اور سعیر سے اُن پر طلوع ہوا - فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا - دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا - اُس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت تھی - یہ کسی گزشتہ واقعہ کی بابت ہے - نہ کہ آئندہ کے متعلق کیونکہ موسیٰ اپنے وقت میں کہتا ہے - کہ اُس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اُن کے لئے تھی - نہ کہ ہوگی -

مسلمان - آپکی جہالت اور نادانی کا کہاں تک علاج کیا جاوے - آپ جمیع ویدوں کی سنسکرت کی گندلی غار میں ڈوبے رہے ہیں - الہامی کتابوں کے مطلب فہمی سے محروم ہو - دیوانہ بکار خود ہوشیار کیطرح کہیں اپنے مطلب کے واسطے ٹکراں بھی کھا لیتے ہو - جیسا کہ آپ نے خبط کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ میں بیان کیا ہے - کہ قرآن شریف میں کئی واقعات آئندہ ہونیوالے صیغے ماضی میں دیئے ہیں - یہاں توریت کی نسبت ایسا کہنے سے شرم کیوں آتی - سُنئے ایسے واقعات جو آئندہ ہونیوالے ہیں - بطور ماضی - دو طرح بیان ہوتا ہے - ایک یہ کہ وہ واقعہ یقینی طور پر ہونیوالا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ صاحب بیان کو کشفی طور ایسا معلوم ہوتا ہے - گویا وہ واقعہ اُس کی آنکھوں کے سامنے گزر چکا ہے - استثنا مذکور کا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کشفی طور پر دکھلایا گیا - آپ کا یہ کہنا کہ کسی آئندہ واقعہ کا بیان نہیں - گزشتہ واقعہ کا بیان ہے - بالکل غلط - جب تک آپ بات کا

شہرت نہ دیں کہ وہ فلاں واقعہ تھا۔ جو فاران یعنی مکہ شریف میں ہونا بیان ہوا۔ یونہیں عرض کرنا
نادانی ہے۔

میرزا صاحب۔ داؤد نے بھی آنحضرت کی جلالیت اور عظمت کا اقرار کرکے زبور پینتالیس میں
یوں بیان کیا ہے۔ (۲) تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت بٹائی
گئی ہے۔ اس لیے تجھ کو خدا نے ابد تک مبارک کیا۔ (۳) اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار
حمایل کرکے اپنی ران پر لٹکا۔ (۴) امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے
سوار ہو۔ کہ تیرا داہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا۔ (۵) بادشاہ کے دلوں پہ تیرے تیز تیر
کرتے ہیں۔ لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں۔ (۶) تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔
(۷) تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے۔ اس لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے۔ خوشی کے روغن
سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔

آریہ۔ صفحہ ۳۳۷۔ یہ بیان ہر طرح زبور کے برخلاف ہے۔ (۱) یہ داؤد کیطرف سے نہیں بلکہ سردار مغنی
کے لیے بنی قورح کی غزل ہے۔ جو معشوق کی بابت ہے۔ جو سوسنوں کے سُر پر گائی جاتی ہے۔ دیکھو زبور
مذکور کا آغاز پس داؤد کیطرف سے ایسے اقرار کا دعویٰ محض بے بنیاد ہے (۲) اس باب کی پہلی آیت
خود ہی سردار مغنی سے منسوب کرتی ہے۔ نہ کسی اور سے۔ پس یہ خصوصاً کسی رو سے وقت کی موجودہ
سردار یا بادشاہ کیواسطے ہے۔ نہ بعد کیواسطے۔ کیونکہ آیت نمبر ۱ میں ہی۔ ان چیزوں کو جو میں نے بادشاہ کے
حق میں بنایا ہے۔ بیان کرتا ہوں۔ پس یہ بیان کسی اور کا داؤد بادشاہ کیواسطے ہے۔ نہ خود داؤد کا کسی
اور کیواسطے۔

مسلمان۔ بھلا جی آپ کی اس لغو بیانی کا ٹھکانا ہی کیا ہے۔ پہلے آپ فرماتے ہو۔ کہ سردار مغنی
کے لیے بنی قورح کی غزل ہے جو معشوق کی بابت ہے۔ پھر یہ کہ یہ بیان کسی اس وقت کے سردار یا بادشاہ
کے واسطے۔ پھر یہ کہ کسی اور کا بیان داؤد بادشاہ کیواسطے ہے۔ مضمون تو ایک آپ نے تین چار شخصوں پہ

لگایا۔ یہ اعتراض ہے یا خواہ مخواہ ٹکریں مارنی ہیں۔

آریہ - صفحہ ۱ سطر ۱۵ ہاں اگر سنگھ بھائی خیال فرمادیں۔ اور بسر انصاف آویں۔ تو ہم اسکو پیٹرن گوبند سنگھ کی نسبت لگاتے ہیں۔

مسلمان - پھر آپکے ایمان کا ٹھکانہ کیا ہوا۔ جب آپ خود لکھ چکے کہ کسی اُسوقت کی موجودہ شخص کی نسبت ہے۔ پھر تو یہ سمجھو کہ آپ جیسے ٹکراں خور برہمن خوشامدی ٹٹو اپنی عادت سے باز نہیں آتے ایمان جائے یا دھرم جائے خوشامد ضرور کرنی۔ انہیں سنگھ بھائیوں کے گورو نانک صاحب کی نسبت دیانند صاحب نے اپنے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۹۱ و ۵۰۱ میں بے ادبانہ الفاظ بولے۔ دیگر آریوں نے گورو گوبند صاحب کو بھی نہ چھوڑا۔ اسی اثناء میں ۱۵۔ نومبر ۱۸۹۸ء کے جلسہ سالیانہ آریہ سماج لاہور میں آپ نے صاف اقرار کیا کہ اگر میں سوامی کی تحریر کو ثابت نہ کراؤں۔ تو عمر بھر سر پر کیس رکھوں خواہ پاگل ہو مروں۔ اگر ثابت سرادوں تو سنگھ سر سے صفائی کرائیں۔ یہاں آپنے ڈرتے مارے خوشامد کردی۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ارب سال سے لیکر آجتک آریہ ورت میں گورو گوبند سنگھ صاحب جیسا کوئی نہیں گزرا۔ جنپر آپ یہ پیشین گوئی لگاتے۔ بیاس جی وغیرہ سے بہرہ ہی تھے۔ اسیواسطے آپ کو گورو گوبند سنگھ صاحب کا انتخاب کرنا پڑا۔ اگر آپ سوامی دیانند صاحب پر لگاتے۔ تو ان کے سنیاس کی لنگوٹی سے بھی تو عطر ٹپکتا ہوگا۔

میرزا صاحب - یسعیاہ نبی نے اپنے صحیفہ باب بیالیس میں جو پاکر آنحضرت کی نسبت پیشین گوئی کی ہے۔

آریہ - صفحہ ۳۳۹۔ اس عبارت میں کوئی بات حضرت کی نسبت صریح نہیں اور تاویل سے کہیں سے کہیں چلی جاتی ہے۔ مگر ایک بات ضرور غور طلب ہے۔ کہ ہم مطلب نہیں سمجھے کہ اس جگہ خدا کو دردزہ شروع ہے۔ اور بجائے عورت کی مانند چلاتا ہے۔ چنانچہ دیکھو میں مدت سے چپ رہا ہوں۔ اور آپ کو تھامے گیا۔ پر اب میں اُس عورت کی طرح جسے دردزہ ہو چلاؤنگا۔ اور ہانپوں گا

اور ٹھنڈے سے سانس بھی اڑیگا۔ نہیں معلوم کہ خدائے محمدیاں کو کونسی مصیبت پڑی۔ اور اس زمانہ مزاج خدا سے کیا بہتری کی امید ہے

مسلمان - آپ اسکا مطلب نہیں سمجھے اور کا مطلب کیا خاک سمجھے۔ اگر سمجھ ہوتی تو ناحق معترض کیوں کرتے۔ حالانکہ یہ بیان حضرت یحیٰ نبی کا ہے۔ نہ کہ خدا کا یحیٰ نبی فرماتے ہیں۔ کہ تم سمجھ جاؤ۔ اب نبی آخر الزمان پیدا ہونیوالے ہیں۔

مرزا صاحب - یوحنا نبی نے آنحضرت کی جلالیت و عظمت کی بابت پیشین گوئی کی تھی جو متی باب سوم میں ہے۔ کہ میں تمہیں توبہ کے لیئے پانی سے بپتسما دیتا ہوں جو میرے بعد آتا ہے مجھ سے قوی تر ہے۔ میں اسکی جوتیاں اوٹھانے کے لایق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسما دیگا۔

آریہ - صفحہ ۲۴۰۔ اس تمام دعوی کی رد کا بطلان کہ آیا محمد کے حق میں ہے یا مسیح کے حق میں ہم انجیل سے بتلاتے ہیں۔ یوحنا نے اونہیں جواب دیا اور کہا میں پانی سے بپتسما دیتا ہوں پھر تمہارے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے۔ جسے تم نہیں جانتے۔ میرے پیچھے آنیوالا جو مجھ سے مقدم ہوا ہے۔ جسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لایق نہیں ہوں۔ وہی ہے۔

یہ بیت عبرا کی یردن کے پار ہوا جہاں یوحنا بپتسما دیتا تھا۔ دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا۔ اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کے گناہ اوٹھا لیجاتا ہے۔ یہی ہے۔ جسکے حق میں میں نے کہا۔ کہ ایک مرد مجھ سے مقدم ہوا۔ کیونکہ مجھ سے پہلے تھا۔ دیکھو یوحنا کی انجیل باب ۱ آیت ۲۶ سے ۳۰ تک۔

مسلمان - یہ دہوکا بھی آپ کو خوب سوجھی۔ حالانکہ جس یوحنا کا ذکر انجیل متی میں ہے۔ وہ حضرت یحیٰ علیہ السلام ہیں۔ یہ یوحنا جو انجیل کے مصنف یسوع کا حواری تھا جسکی پیشین گوئی ناحق مسیح کیطرف کھینچی۔ اول تو یوحنا کی انجیل کی عبارت کا جو آپنے نقل کی کچھ سرپا نہیں۔ کیونکہ پہلے

دیکھتے ہو۔ (تمہارے بیچ میں ایک کھڑا ہے جسکو تم نہیں جانتے) پھر یہ کہ اگلے دن مسیح آیا۔ تو یوحنا
نے کہا کہ یہ وہی ہے جسکی بابت میں نے کہا تھا میرے بعد آئیگا۔ اس عبارت میں کسقدر تفصیل ہے
بیچ میں کھڑا ہونا پھر اگلے دن آنا۔ یہ بیت عبرا کے یردن کے پار ہوا۔ وغیرہ انجیل متی میں بالکل نہیں
نہ حضرت یحیی نے ایسا کہا۔ یہ یوحنا مصنف انجیل یا پادریوں کی چالاکی ہے۔ ورنہ یہ پیشین گوئی
آنحضرت کی نسبت ہے۔ مسیح کی نسبت مسیح خود فرماتے ہیں۔ کہ اُسدن بہتیرے کہینگے کہ اے
خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے دیوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے کرامتیں ہمنے نہیں کیں
اُسدن میں صاف کہونگا۔ کہ میں تم سے واقف نہیں۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ دیکھو متی باب ۷
پس یہ پیشین گوئی آپکا یا عیسائیوں کا مسیح کیطرف خیال کرنا غلطی ہے۔

مرزا صاحب۔ انجیل برنباس میں صریح طور پہ آنحضرت کا نام **محمدؐ** درج ہے۔ جارج سیل
کہتا ہے۔ ایک بزرگ راہب یہ پیشین گوئی دیکھکر مسلمان ہوا۔ دیباچہ قرآن صفحہ ۱۰ مطبوعہ
لنڈن فریڈک۔

آریہ۔ صفحہ ۱۴۳۔ یہ کتاب ہمارے پاس ہے۔ جارج سیل کہتے ہیں۔ کہ انجیل برنباس پوری
تاریخ مسیح کی تائید معراج ہے۔ اور بہت سی باتیں چار انجیلوں کی اس سے پائی جاتی ہیں۔ مگر ان میں سے
بہت سی چالاکی سے اہل اسلام کے موافق بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

مسلمان۔ جارج سیل چھوڑ سارے عیسائی واویلا کرتے ہیں۔ کہ اہل اسلام نے جعلسازی کرکے
انجیل برنباس میں محمد صاحب کا نام لکھ دیا۔ مگر آجتک کسی نے ثابت نہیں کرایا۔ کہ کب اور کسطرح
اب عیسائیوں کیطرف سے آپکی بھول ہے۔ آپ ہی ثبوت دو۔ کہ جسطرح بقول آپکے بادشاہان اسلام کے
خوف سے آریہ وید چھپا رہا۔ اسی طرح آجتک چار انجیلیں تو پادریوں نے چھپا چھوڑیں۔ بباعث مخفی
ہونے کے ان میں اہل اسلام جعلسازی نہ کرسکے بیچارے برنباس کے انجیل ہیں کیسی جعل میں اہل اسلام
کے قابو آگئی۔ اسکو پنڈت صاحب عیسائیوں کی دم اٹھانے سے کیا فایدہ ملتا ہے۔ ناحق اپنی کم کسوائی ہوئی

تمت

الف ۲۵

نوید

نہ مجھکو میرزا صاحب سے غرض ہے نہ پنڈت لیکھرام صاحب یا کسی صاحب
عداوت ہے میں سبکو بجنس برادر اپنی جان سے عزیز سمجھتا ہوں
فایدہ عام خصوصاً اہل اسلام کے لیئے یہ کتاب لکھی ہے اگر کسی صاحب
دل شکنی ہوئی ہو۔ تو معاف فرماویں۔ حق باطل میں تمیز کر
انصاف پر آویں ہو شانتی شانتی شانتی۔ آمین ثم آمین

آپکا شبھ چنتک و خیرخواہ

شہاب الدین چشتی صابری مصنف

اشتہار

اس کتاب کا پہلا حصہ بھی چھپ چکا ہے قیمت فی حصہ ۸ ہر دو حصہ ۱ ر
محصول کے خریدار کو محصول منی آرڈر وغیرہ نہیں دینا پڑیگا۔ جو صاحب
ایک حصہ خریدیں اسکو سوائے محصول ڈاک منی آرڈر وغیرہ کے دینی
ہیں۔ جو صاحب دس جلد یا دس سے زیادہ مجموعہ ہر دو حصہ یعنی کل
کی دس جلد یا دس سے زیادہ کی خریدار ہوں ان سے ہر دو حصہ
کتاب ۸ لیے جاوینگے محصول [illegible] صاحب
مصنف کے پاس بمقام نکودر ضلع جالندہر آنی چاہیے
[illegible] میں ہر ایک صحایف سے ملیگی

شہاب الدین چشتی صابری مصنف

بلا اجازت مصنف کوئی چھاپے

حصہ دوم